ISSN: 2410-9843

مسلسل اشاعت کے 22 سال

www.muqaami.pk

MONTHLY Muqaami Hakoomat LAHORE

چیف ایڈیٹر
ڈاکٹر بلال ظفر

مینیجنگ ایڈیٹر
نعیم ثاقب

ماہنامہ مقامی حکومت لاہور

267 | جلد نمبر 23 | شمارہ نمبر 03 | دسمبر 2025ء

مریم نواز شریف کی قیادت میں پنجاب کی ہمہ جہت ترقی کا نیا دور

شہروں اور دیہات میں جدید ترقی اور بہتر عوامی سہولیات

نعیم ثاقب

پنجاب بھر میں شہروں اور دیہات کی ترقی کا عمل نئی رفتار کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کی قیادت میں صوبہ پنجاب ایک ایسے ترقیاتی ماڈل کی طرف گامزن ہے جس کی بنیاد خودمختاری، شفافیت، خوبصورتی اور عوامی سہولت پر رکھی گئی ہے۔ مثالی گاؤں، روشن اور محفوظ گلیاں، صاف پانی، جدید سیوریج نظام، مضبوط سڑکیں اور سرسبز ماحول، یہ سب اب محض وعدے نہیں بلکہ زمینی حقائق بنتے جا رہے ہیں۔ وزیراعلیٰ کے "مثالی گاؤں پراجیکٹ" کے تحت پنجاب کے 224 دیہات تیزی سے ایک نئے معیار کی جانب بڑھ رہے ہیں۔ پہلے مرحلے میں 469 دیہات میں واٹر سپلائی، ڈرینج سسٹم، بچوں کے پارکس، فٹ پاتھ اور جدید اسٹریٹ لائٹس کے ذریعے ہر گلی کو خوبصورت، روشن اور محفوظ بنانے کا عملی آغاز ہو چکا ہے۔ اس منصوبے کا مقصد دیہی زندگی کو شہری سہولیات کے قریب لانا ہے تاکہ دیہات سے شہروں کی غیر ضروری ہجرت کو روکا جا سکے۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کی زیرِ صدارت ہونے والے طویل اور مسلسل اجلاسوں میں

پنجاب

ڈویلپمنٹ پروگرام، لاہور ڈویلپمنٹ پروگرام، مثالی گاؤں، پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی

(PHA)، صاف پانی، دیہی سڑکوں اور سیوریج منصوبوں کی پیش رفت کا باریک بینی سے جائزہ لیا گیا۔ وزیراعلیٰ نے واضح ہدایات جاری کیں کہ پنجاب کا ہر ترقیاتی منصوبہ مقررہ وقت پر مکمل ہونا چاہیے۔ اس مقصد کے لیے لائیو ڈیش بورڈ قائم کیا جا رہا ہے، جس کی نگرانی وزیراعلیٰ خود روزانہ کی بنیاد پر کریں گی۔ شہریوں کی حفاظت اور سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک اہم فیصلہ یہ بھی کیا گیا ہے کہ سیوریج لائنیں سڑکوں کے بجائے گرین بیلٹس میں بچھائی جائیں گی،

جبکہ مین ہول سڑکوں کے کناروں پر منتقل کیے جائیں گے تاکہ حادثات کا خطرہ کم ہو اور ٹریفک روانی بہتر بنائی جا سکے۔ مضبوط اور صاف پنجاب کے وژن کے تحت

HDPE سیوریج پائپس نصب کیے جا رہے ہیں جن کی سو سال تک کارکردگی کی ضمانت دی گئی ہے۔ لاہور

ڈویلپمنٹ

PHA قائم ہو چکی ہے، جس کے بعد ان کی مجموعی تعداد 21 ہو جائے گی۔ وزیراعلیٰ نے پورے صوبے میں PHA کے قیام کے لیے قابلِ عمل منصوبہ طلب کرتے ہوئے ان کی مالی خودمختاری کے لیے ریسورس جنریشن پلان بنانے کی بھی ہدایت کی ہے۔ سماجی تحفظ کے شعبے میں بھی پنجاب حکومت نے نمایاں پیش رفت کی ہے۔ "اپنی چھت، اپنا گھر" منصوبے کے تحت 155 ارب روپے کے 1 لاکھ 21 ہزار سے زائد قرضے جاری کیے جا چکے ہیں جبکہ 65 ہزار گھر مکمل ہو چکے ہیں۔ بریفنگ کے مطابق روزانہ اوسطاً 700 گھر تعمیر ہو رہے ہیں اور قسطوں کی مد میں اب تک 5.15 ارب روپے وصول کیے جا چکے ہیں۔ بے گھر افراد کے لیے اس منصوبے کی دوسری قسط فوری جاری کرنے اور "اپنی زمین، اپنا گھر" کے الاٹیز کو الاٹمنٹ لیٹر فراہم کرنے کی بھی

پراجیکٹ کے پہلے مرحلے کی تکمیل ہو چکی ہے جبکہ دوسرا مرحلہ 30 اپریل تک مکمل کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ وزیراعلیٰ نے سات شہروں میں پنجاب ڈویلپمنٹ پراجیکٹ اپریل تک مکمل

کرنے کا حکم بھی دیا ہے۔ مزید برآں، پنجاب کے 11 نئے اضلاع میں

ہدایت دی گئی ہے۔ پانی کے شعبے میں وزیراعلیٰ نے واٹر فلٹریشن پلانٹس سے متعلق عوامی

شکایات کو افسوسناک قرار دیتے ہوئے خراب پانی والے علاقوں میں ترجیحی بنیادوں پر فلٹریشن پلانٹس لگانے کا حکم دیا ہے۔ واٹر بوٹلنگ اور فلٹریشن پلانٹس کی تعمیر و بحالی 30 جون تک مکمل کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ (بقیہ صفحہ نمبر 2)

کراچی میں ای۔چالان کا نظام عملی ناکامی کی دہلیز پر؟

بھاری جرمانوں اور بلند دعوؤں کے باوجود

کراچی میں ٹریفک خلاف ورزیاں، حادثات اور حکومتی غفلت بدستور برقرار

شہریار جنجوعہ

سندھ بالخصوص کراچی میں ٹریفک مسائل کوئی نئی بات نہیں۔ بے ہنگم ٹریفک، قوانین کی کھلی خلاف ورزیاں، موٹر سائیکل سواروں کی تیز رفتار لینز میں موجودگی، بار بار لین تبدیل کرنے والے کار ڈرائیورز، اور ہیوی ٹریفک کی لاپرواہی روزمرہ کا معمول بن چکی ہے۔ انہی مسائل کے حل کے طور پر چند ماہ قبل سندھ حکومت نے بڑے جوش و خروش کے ساتھ ای۔چالان (Challan-E) نظام متعارف کرایا تھا۔ ابتدا میں اس نظام کو جدید ٹیکنالوجی، سخت جرمانوں اور قانون کی عملداری کی علامت کے طور پر پیش کیا گیا، مگر آج یہ منصوبہ بھی حکومتِ سندھ کی دیگر ادھوری اصلاحات کی طرح دم توڑتا نظر آتا ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق

صرف کراچی میں روزانہ اوسطاً 30 سے زائد ٹریفک حادثات رپورٹ ہوتے ہیں، جبکہ سالانہ اموات کی تعداد 500 سے تجاوز کر جاتی ہے۔ ان حادثات میں اکثریت موٹر سائیکل سواروں کی ہوتی ہے، جو فاسٹ لینز میں غیر قانونی طور پر موجود ہوتے ہیں، سگنل توڑتے ہیں اور لین ڈسپلن کی مکمل خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اس کے باوجود نہ تو ای۔چالان سسٹم ان خلاف ورزیوں کو روکنے میں کامیاب ہو سکا اور نہ ہی ٹریفک پولیس کی زمینی موجودگی کسی واضح بہتری کا باعث بن پائی ہے۔

ای۔چالان سسٹم کے آغاز کے وقت دعویٰ کیا گیا تھا کہ کیمروں کے ذریعے ٹریفک خلاف ورزیوں کی خودکار نشاندہی ہوگی، انسانی مداخلت کم ہوگی، رشوت اور سفارش کا خاتمہ

ہوگا، اور شہریوں میں قانون کی پاسداری بڑھے گی۔ ابتدا میں بھاری جرمانوں نے واقعی خوف کی فضا پیدا کی اور کچھ حد تک ٹریفک نظم و ضبط میں بہتری بھی دیکھی گئی، مگر یہ بہتری عارضی ثابت ہوئی۔ آج کراچی کی سڑکوں پر صورتحال پہلے سے زیادہ خطرناک ہو چکی ہے۔ موٹر سائیکل سوار دھڑلے سے فاسٹ لین اور کار لین استعمال کر رہے ہیں، سگنل توڑنا معمول بن چکا ہے، یوٹرن اور لین چینج بغیر کسی اشارے کے کیے جا رہے ہیں، جبکہ ہیوی ٹریفک دن دہاڑے قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جان لیوا

حادثات کا سبب بن رہی ہے۔ روزانہ کی بنیاد پر ہونے والے ٹریفک حادثات اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ ای۔چالان نظام اپنی افادیت کھو چکا ہے۔ اس ناکامی کی بنیادی وجہ حکومتِ سندھ اور ٹریفک پولیس کا غیر سنجیدہ اور سست روی پر مبنی رویہ ہے۔ ای۔چالان جیسے اقدامات محض سرخیوں میں آنے اور وقتی کریڈٹ لینے کے لیے شروع کیے جاتے ہیں، مگر ان کا تسلسل، نگرانی اور اصلاح کبھی ترجیح نہیں بنتی۔ کیمروں کی بڑی تعداد غیر فعال ہے، ڈیٹا اپڈیٹ نہیں ہوتا، جرمانوں کی وصولی کا نظام کمزور ہے، اور سب سے اہم بات یہ کہ عوام کو یہ یقین ہو چکا ہے کہ خلاف ورزی پر سزا یقینی نہیں۔ ٹریفک پولیس بھی ایک بار پھر روایتی انداز عمل

کی طرف لوٹ چکی ہے، جہاں سڑک پر موجود اہلکار کی مرضی قانون سے زیادہ طاقتور دکھائی دیتی ہے۔ ای۔چالان نظام نے جس شفافیت کا وعدہ کیا تھا، وہ بداعتمادی میں بدل چکا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ شہری نہ قانون سے خوفزدہ ہیں اور نہ ہی نظام پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ صورتحال صرف ٹریفک کے مسئلے تک محدود نہیں بلکہ سندھ میں گورننس کے مجموعی بحران کی عکاس ہے۔

(بقیہ صفحہ نمبر 2)

> یہ صورتحال صرف ٹریفک کے مسئلے تک محدود نہیں بلکہ سندھ میں گورننس کے مجموعی بحران کی عکاس ہے

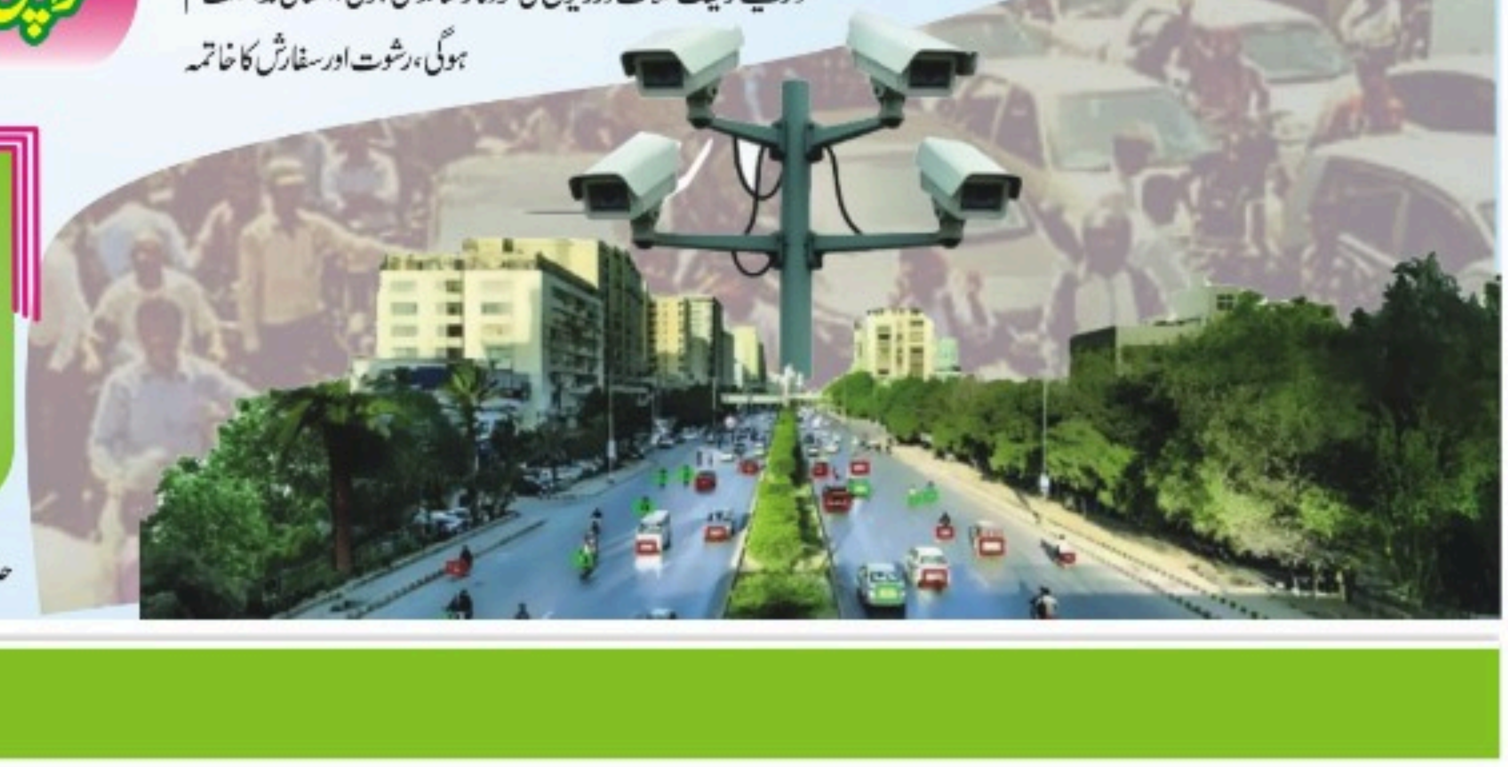

مقامی حکومت

ریذیڈنٹ ایڈیٹر (کراچی)
شہریار جنجوعہ

ریذیڈنٹ ایڈیٹر (لاہور)
محمد یاسین ظفر

برائے رابطہ:
واٹس ایپ: 0300-8400373
ای میل: muqaami@hotmail.com
پوسٹ بکس 5191 ، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔54700

قیمت فی شمارہ: 50 روپے زرِ سالانہ: 1000 روپے

ایڈیٹر و پبلشر محمد بلال ظفر نے کے وائی پرنٹرز سے چھپوا کر ماڈل ٹاؤن لاہور سے شائع کیا۔

میگا سٹیز کا بوجھ اور کمزور بلدیاتی نظام

اداریہ

پاکستان کے میگا سٹیز اس وقت جس شہری دباؤ، انتظامی انتشار اور خدماتی بحران سے گزر رہے ہیں، وہ محض آبادی میں اضافے کا نتیجہ نہیں بلکہ کمزور اور غیر مؤثر بلدیاتی نظام کی براہِ راست عکاسی ہے۔ کراچی، لاہور، پشاور اور کوئٹہ جیسے بڑے شہر قومی معیشت کے انجن ضرور ہیں، مگر انتظامی طور پر یہ شہر ایک طویل عرصے سے صوبائی مرکزیت، اختیارات کی کشمکش اور ادارہ جاتی کمزوری کا شکار ہیں۔ کراچی میں پانی، سیوریج، ٹریفک اور کچرے کے مسائل دہائیوں سے حل طلب ہیں۔ اختیارات کی تقسیم اتنی پیچیدہ ہے کہ شہری یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ ذمہ دار کون ہے۔ لاہور میں انفراسٹرکچر پر بڑے منصوبے نظر آتے ہیں، مگر گلی محلوں کی سطح پر صفائی، نکاسی آب اور ٹریفک نظم آج بھی ایک بڑا چیلنج ہیں۔ پشاور اور کوئٹہ میں تیز رفتار شہری پھیلاؤ کے مقابلے میں بلدیاتی صلاحیت نہ ہونے کے برابر ہے، جس کے نتیجے میں غیر منصوبہ بند آبادیاں اور بنیادی سہولیات کی شدید قلت پیدا ہو رہی ہے۔

اصل مسئلہ یہ ہے کہ میگا سٹیز کو مقامی حکومتوں کے ذریعے چلانے کے بجائے صوبائی محکموں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ منتخب بلدیاتی قیادت یا تو موجود نہیں، یا اختیارات اور وسائل سے محروم ہے۔ مالی خودمختاری کے بغیر شہری حکومتیں محض فائلوں تک محدود ہو کر رہ جاتی ہیں، جبکہ شہری مسائل سڑکوں پر بکھرے نظر آتے ہیں۔ اس کمزور حکمرانی کے اثرات صرف شہری زندگی تک محدود نہیں رہتے۔ ٹریفک حادثات، ماحولیاتی آلودگی، پانی کی قلت، اور ناقص شہری خدمات معاشی سرگرمیوں، صحت اور سماجی استحکام کو بھی شدید متاثر کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میگا سٹیز ترقی کے مراکز ہونے کے باوجود رہنے کے لیے مشکل اور مہنگے ہوتے جا رہے ہیں۔ دسمبر 2025 کے اختتام پر سوال یہ نہیں کہ مسائل کیا ہیں، بلکہ یہ ہے کہ کیا ریاست اب بھی میگا سٹیز کو مضبوط بلدیاتی نظام دینے کے لیے سنجیدہ ہے؟ جب تک اختیارات، وسائل اور احتساب نچلی سطح تک منتقل نہیں ہوتے، شہری حکمرانی کا بحران مزید گہرا ہوتا جائے گا۔ پاکستان کے میگا سٹیز کو بچانے کا واحد راستہ با اختیار، منتخب اور مالی طور پر خودمختار مقامی حکومتیں ہیں، اس کے بغیر ہر نیا سال انہی پرانے مسائل کے ساتھ شروع ہوگا۔

کراچی میں پانی کا بحران اور فراہمی آب کے منصوبوں میں تاخیر

شہریار جنجوعہ

کراچی، پاکستان کا دل، اقتصادی حب، اور صنعتی مرکز، آج ایک انتہائی سنجیدہ اور انسانی بحران کا سامنا کر رہا ہے جس کا نام ہے، پانی کا شدید بحران۔ دنیا بھر میں شہری پسماندگی، موسمیاتی تبدیلی اور بڑھتی آبادی کے دباؤ کے تحت پانی کے مسائل کا سامنا کرتے ہیں، مگر کراچی جیسا میگا سٹی جس کی آبادی 20 ملین سے تجاوز کر چکی ہے، وہاں پانی کا بنیادی بحران ناقابلِ صدور ہے۔ اس بحران کی سب سے بڑی وجہ وہ تاخیر زدہ اور غیر مؤثر منصوبہ بندی ہے جو نہ صرف شہریوں کی روزمرہ زندگی متاثر کر رہی ہے بلکہ عوامی اعتماد کو بھی مجروح کر رہی ہے۔ سب سے بڑا منصوبہ جس نے عوام کی امیدیں جگائی تھیں، وہ ہے کے۔ IV واٹر پراجیکٹ، جس کا مقصد کراچی کو مسلسل 650 ملین گیلن روزانہ تک صاف پانی فراہم کرنا ہے۔ اسی سلسلے میں 2.7 کلومیٹر KWSSIP سیکشن کراچی بس ریپڈ ٹرانزٹ (KBRT) کے ساتھ مشترکہ کوریڈور میں بنا ہوا ہے تاکہ K-IV کے پلانٹس سے پانی شہر کی مرکزی سپلائی لائنوں تک پہنچایا جا سکے۔ اس منصوبے کے تحت 96 انچ اور 72 انچ قطر کی پائپ لائنیں بچھائی جا رہی ہیں تاکہ پانی کی بڑی مقدار بغیر لیکیج اور ضیاع کے ٹرانسمٹ ہو سکے مگر اس سنگین منصوبے کی تکمیل بارہا تاخیر کا شکار رہی ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ 31 دسمبر 2025 کی مقررہ تکمیل کی تاریخ گزر چکی ہے، مگر ابھی تک نہ صرف مکمل آپریشنل سسٹم فعال ہوا ہے بلکہ کراچی کے بہت سے علاقوں میں پانی کی قلت وقتاً فوقتاً معمول بنتی جا رہی ہے۔ شہر کے کئی حصوں میں لوگ دنوں پانی کے بغیر گزارا کرنے پر مجبور ہیں، جس سے انسانی تکالیف، صحت کے مسائل، اور سماجی نقصان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ تاخیر کے اس عمل نے نہ صرف عوام کو اذیت میں مبتلا کیا ہے بلکہ ایک اہم منصوبے کو غیر مؤثر پالیسی اور ناقص انتظام کا نمونہ بھی بنا دیا ہے۔ پائپ لائن کی تنصیب، سڑکوں پر بار بار کھدائی، ٹریفک کی بندش اور عوامی ناکامی کا یہ منظر سندھ حکومت اور بلدیہ کے لیے ثبوت ہے کہ تنظیمی نظم و نسق اور مربوط حکمت عملی کی شدید کمی ہے۔ حکومتِ سندھ نے K-IV اور KWSSIP سیکشن کی تاخیر کی وجہ کچھ تکنیکی اور مالی وجوہات قرار دی ہیں، مگر عوام کے سامنے یہ دلیل ناکافی محسوس ہوتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا عوام کے بنیادی حقِ زندگی، صاف پانی، کو ترجیح نہیں دی جا رہی؟ جب ہیلتھ انڈیکس، تعلیم، صفائی، اور دیگر خدمات پسِ پشت پڑ جائیں تو یہ حکومت کی ترجیحات پر سوال بن جاتا ہے۔ اس معاملے میں شفافیت اور ٹائم لائن کیلنڈر کا فقدان بھی عوامی غم و غصے میں اضافہ کر رہا ہے۔ واضح منصوبے، باقاعدہ مانیٹرنگ رپورٹس، عوامی آگاہی اور بروقت اپ ڈیٹس عوام کے اعتماد کو بحال کر سکتی تھیں، مگر اس کا فقدان ہے۔ کراچی کے شہری جس دیرینہ تشدد اور انتشار سے گزر رہے ہیں، وہ صرف پانی کی کمی نہیں بلکہ غیر متحرک اور غیر جوابدہ نظام کا نتیجہ ہے۔ کراچی کی مثال ہمیں یاد دلاتی ہے کہ جب شہری مراکز میں ترقیاتی منصوبے بروقت مکمل نہ ہوں تو عوام کا معیارِ زندگی متاثر ہوتا ہے، صحت کے سنگین مسائل پیدا ہوتے ہیں، اور سماجی بے اطمینانی جنم لیتی ہے۔ پانی کی فراہمی نہ صرف ایک بنیادی خدمت ہے بلکہ شہری حقوق اور انسانی وقار کا اہم جز ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ حکومت ایک جامع اور قابلِ عمل حکمتِ عملی اپنائے جس کے تحت منصوبوں کی واضح اور حقیقت پسندانہ تکمیل ٹائم لائن مقرر کی جائے اور اسے باقاعدگی سے عوام کے ساتھ شیئر کیا جائے۔ ساتھ ہی پروجیکٹ مانیٹرنگ کے ایسے مؤثر نظام قائم کیے جائیں جن میں سرکاری افسران کے ساتھ عوامی نمائندوں کی شمولیت بھی ہو تاکہ نگرانی کا عمل شفاف اور جوابدہ بن سکے۔ شہریوں کے اعتماد کی بحالی کے لیے ڈیٹا بیس اور لائیو اپ ڈیٹس پر مبنی نظام متعارف کرانا ناگزیر ہے، تاکہ ہر شہری خود پیش رفت کو دیکھ اور سمجھ سکے۔ اس کے علاوہ تکنیکی اور انتظامی رکاوٹوں کے مستقل حل کے لیے ماہرین پر مشتمل پینل تشکیل دیا جانا چاہیے جو صرف رپورٹیں تیار نہ کرے بلکہ عملی اور بروقت فیصلوں کے ذریعے منصوبوں کو منطقی انجام تک پہنچانے میں مدد دے۔ کراچی کے شہری اپنی محنت، اپنے ٹیکس اور اپنے ووٹ کے ذریعے اس شہر کو زندہ رکھتے ہیں۔ اب وقت ہے کہ ان کی بنیادی ضروریات کو صرف دعوؤں تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ عملی اقدامات، مضبوط نگرانی اور بروقت تکمیل کے ذریعے انہیں حقیقی طور پر فراہم کیا جائے۔ ورنہ کے۔ IV اور دیگر واٹر سیکٹر منصوبے بھی عوام کے دلوں میں اعتماد کے زوال اور ناکامی کے ٹھوس نشانات کے طور پر یاد رکھے جائیں گے۔

کراچی: گلشنِ اقبال میں بچے کے کھلے مین ہول میں گرنے کا واقعہ، تلاش کا عمل جاری

کراچی کے علاقے گلشنِ اقبال نیپا کے قریب اتوار کی شب کھلے مین ہول میں گرنے والے تین سالہ بچے کی تلاش کے لیے ریسکیو اہلکاروں کا آپریشن پیر کو بھی جاری رہا۔ واقعے کے بعد علاقے میں احتجاج بھی شروع ہوگیا، جس کے باعث ٹریفک پولیس کے مطابق نیپا فلائی اوور کے قریب یونیورسٹی روڈ بند ہوگئی اور ٹریفک کو راشد منہاس روڈ اور جوہر موڑ کی جانب موڑ دیا گیا۔ سوشل میڈیا پر شیئر کی گئی ویڈیوز میں بڑی تعداد میں شہری موقع پر موجود دکھائی دیے، جبکہ ایک ویڈیو میں بچے کی غمزدہ ماں دہائی دے رہی ہے کہ کوئی اس کے بچے کو بچائے۔ ریسکیو 1122 کے ترجمان حسان الحق حسیب خان نے ڈان کو بتایا کہ اتوار کی رات تقریباً دس بجے واقعے کی اطلاع ان کے سینٹرل کمانڈ کو موصول ہوئی۔ ان کے مطابق بچہ اپنے والدین کے ہمراہ نیپا کے قریب ایک نجی ڈپارٹمنٹل اسٹور میں خریداری کے بعد باہر نکلا تھا کہ کھلے مین ہول میں جا گرا۔ ترجمان نے بتایا کہ عموماً ریسکیو ٹیمیں اندھیرے میں سرچ آپریشن نہیں کرتیں کیونکہ روشنی نہ ہونے کے باعث مشکلات پیش آتی ہیں، تاہم جائے وقوعہ پر مشتعل ہجوم اور والدین کی حالت کے پیشِ نظر رات ہی کو تلاش کا عمل شروع کیا گیا۔ اس کے باوجود بچے کا سراغ نہ مل سکا۔ انہوں نے بتایا کہ رات گئے تک تلاش جاری رہی، پھر عارضی طور پر روک دی گئی، مگر بھاری مشینری کی مدد سے پانچ مقامات کی کھدائی کی جا چکی ہے۔ ریسکیو ٹیم نے متعلقہ حکام سے زیرِ زمین سیوریج لائن کا نقشہ بھی طلب کیا ہے تاکہ پانی کے بہاؤ کے درست داخلی و خارجی راستوں کا تعین کر کے تلاش کو درست مقام تک محدود کیا جا سکے۔ میئر کراچی کی اپیل: ''سانحے کو سیاسی نہ بنایا جائے'' کراچی کے میئر مرتضیٰ وہاب نے میڈیا سے گفتگو میں کہا کہ واقعے کی تحقیقات کرائی جائیں گی مگر اسے سیاسی رنگ نہ دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ سانحے کے فوراً بعد الزام تراشی شروع ہو جاتی ہے، جبکہ ایسے موقع پر سیاست سے بالاتر ہو کر مسئلے کا حل تلاش کرنا ضروری ہے۔ میئر نے سوال اٹھایا کہ شہر کے مصروف مقام پر کھلا مین ہول کتنے عرصے سے موجود تھا اور کون ذمہ دار ہے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ اگر کوئی سرکاری غفلت سامنے آئی تو سخت کارروائی کی جائے گی۔

ان کا کہنا تھا کہ متعلقہ یونین کونسل کے چیئرمین سے بھی پوچھا جائے گا کہ آیا کھلے مین ہول کی نشاندہی کی گئی تھی یا نہیں۔

بار بار ہونے والے واقعات نے خطرے کی گھنٹی بجا دی

کھلے مین ہولز اور ناقص سیوریج سسٹم کے باعث ایسے واقعات پاکستان میں، بالخصوص کراچی میں، بار ہا پیش آتے رہے ہیں۔

☆ ستمبر میں عثمان آباد میں صفائی کے دوران تین سیوریج ورکرز مین ہول میں گر کر جاں بحق ہوئے۔

☆ مئی میں چھ سالہ بچہ کھلے مین ہول میں گر کر ڈوب گیا، جس کے بعد شدید احتجاج ہوا اور پولیس نے مقدمہ درج کیا۔

☆ اپریل میں لیاقت آباد سے ایک کمسن لڑکی کی لاش نالے سے برآمد ہوئی تھی۔ شہری حلقوں کا کہنا ہے کہ کھلے مین ہولز، ٹوٹے ڈھکن اور ابتر سیوریج سسٹم شہریوں کے لیے جان لیوا خطرہ بن چکے ہیں، جنہیں دور کرنا انتظامیہ کی فوری ذمہ داری ہے۔

کراچی میں ای۔ چالان کا نظام عملی ناکامی کی دہلیز پر؟

(بقیہ صفحہ نمبر1)

منصوبہ بندی، عملدرآمد، مانیٹرنگ اور احتساب، چاروں عناصر کی عدم موجودگی نے ایک اچھے تصور کو ناکام تجربہ بنا دیا ہے۔ اگر ای۔ چالان نظام کو سنجیدگی سے نافذ کیا جاتا، موٹر سائیکل سواروں کے لیے مخصوص لینز پر سختی سے عمل کروایا جاتا، ہیوی ٹریفک کے لیے واضح اوقات اور راستے مقرر کیے جاتے، اور خلاف ورزی پر بلا امتیاز سزا دی جاتی، تو آج کراچی کی سڑکیں کہیں زیادہ محفوظ ہوتیں۔ بدقسمتی سے حکومتِ سندھ اور شہری انتظامیہ ہر بار ایک نیا نعرہ، ایک نیا منصوبہ اور ایک نئی پریس ریلیز تو لے آتی ہے، مگر اس کے بعد خاموشی چھا جاتی ہے۔ ای۔ چالان سسٹم بھی اسی طرزِ حکمرانی کی ایک مثال بن چکا ہے، جہاں اصلاحات مستقل پالیسی کے بجائے وقتی تشہیر تک محدود رہتی ہیں۔ اگر واقعی حکومت شہریوں کی جان و مال کے تحفظ میں سنجیدہ ہے تو ای۔ چالان نظام کو ازسرِ نو فعال، شفاف اور مربوط بنانا ہوگا۔ بصورت دیگر، یہ نظام بھی کراچی کی ٹوٹی سڑکوں اور ناکام منصوبوں کی فہرست میں ایک اور اضافہ ہی ثابت ہوگا۔ حکومتِ سندھ اور شہری انتظامیہ ہر بار ایک نیا نعرہ، ایک نیا منصوبہ اور ایک نئی پریس ریلیز تو لے آتی ہے، مگر اس کے بعد خاموشی چھا جاتی ہے۔

مریم نواز شریف کی قیادت میں پنجاب کی ہمہ جہت ترقی کا نیا دور

(بقیہ صفحہ نمبر1)

ڈی جی خان، خوشاب، رحیم یار خان اور بہاولپور جیسے علاقوں میں جہاں عوام دور دراز سے پانی لانے پر مجبور ہیں، اب گھر کی دہلیز پر بوتل بند پانی فراہم کیا جائے گا۔ سڑکوں اور نکاسی آب کے حوالے سے بھی واضح اہداف طے کیے گئے ہیں۔ 52 شہروں میں 204 ارب روپے کی لاگت سے تعمیر، مرمت اور بحالی کے منصوبے شروع کیے جا رہے ہیں، جبکہ روڈ بحالی کے 1529 منصوبوں کے تحت 4031 کلومیٹر سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی جائے گی۔ نئی سڑکوں پر لین مارکنگ اور اطراف میں خوبصورت ٹف ٹائلز لگانے کی بھی ہدایات دی گئی ہیں۔ وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف نے سڑکوں میں کھدائی کے بعد انہیں کھلا چھوڑنے پر سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ عوام کو کسی صورت غیر ضروری تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں کہیں سیوریج یا مرمتی کام ہو، اسے فوری مکمل کیا جائے۔ عوام کو درپیش مشکلات کے پیشِ نظر وزیر اعلیٰ نے سڑکوں کی کھدائی سے ہونے والی تکلیف پر معذرت کا اظہار بھی کیا، جو ایک عوام دوست طرزِ حکمرانی کی عکاسی کرتا ہے۔ مجموعی طور پر، پنجاب حکومت کے یہ اقدامات ایک ایسے جدید، مضبوط اور صاف پنجاب کی بنیاد رکھ رہے ہیں جہاں ترقی صرف انفراسٹرکچر تک محدود نہیں بلکہ انسانی وقار، سہولت اور معیارِ زندگی کو بھی اولین ترجیح دی جا رہی ہے۔ یہ وہ سمت ہے جو پنجاب کو واقعی ایک ماڈرن اور مثالی صوبہ بنانے کی طرف لے جا رہی ہے۔

انٹرنیشنل فنانس کارپوریشن کا سی ڈی اے کو پانی و سیوریج کے تین منصوبوں میں تکنیکی تعاون

رضوان اذان

اسلام آباد: عالمی بینک گروپ کی رکن انٹرنیشنل فنانس کارپوریشن (آئی ایف سی) وفاقی دارالحکومت میں پانی اور سیوریج کے تین منصوبوں کے لیے کیپیٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی (سی ڈی اے) کو تکنیکی معاونت فراہم کرے گی۔ اس ضمن میں جمعہ کے روز سی ڈی اے ہیڈکوارٹرز میں سی ڈی اے اور آئی ایف سی کے درمیان ایک معاہدے پر دستخط کیے گئے۔

معاہدے کی تقریب میں سیکریٹری داخلہ محمد خرم آغا، چیئرمین سی ڈی اے محمد علی رندھاوا، ممبر پلاننگ اینڈ ڈیزائن ڈاکٹر خالد حفیظ، آئی ایف سی ڈی اے اسلام آباد واٹر سمیت دیگر اعلیٰ افسران نے شرکت کی۔ سی ڈی اے کی جانب سے جاری بیان کے مطابق، معاہدے کے تحت آئی ایف سی پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ (پی پی پی) کے تحت اسلام آباد واٹر ایجنسی کے مختلف منصوبوں کے لیے تکنیکی معاونت اور ٹرانزیکشن ایڈوائزری سروسز فراہم کرے گی۔ ان خدمات کے ذریعے اسلام آباد میں پانی اور سیوریج سے متعلق تین منصوبوں کو پی پی پی ماڈل کے تحت مکمل کیا جائے گا۔ بیان میں کہا گیا کہ ان منصوبوں کی تکمیل سے وفاقی دارالحکومت میں پانی کی فراہمی اور سیوریج نظام سے متعلق مسائل کے

فراہمی میں بہتری، واٹر میٹرز کی تنصیب، نان ریونیو واٹر میں کمی، پانی کے پمپس کو توانائی کے لحاظ سے مؤثر بنانا، سیوریج لائنوں کی مرمت و بحالی اور سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس کی بہتری شامل ہے۔ سی ڈی اے کے مطابق، ان منصوبوں کی تکمیل سے ادارے کی آمدن میں نمایاں اضافہ ہوگا، جسے اسلام آباد میں پانی کی فراہمی کے نظام کو مزید بہتر بنانے پر خرچ کیا جائے گا۔ اس موقع پر چیئرمین سی ڈی اے نے کہا کہ پی پی پی کے تحت منصوبوں کی تکمیل سے نگرانی کے نظام میں بہتری آئے گی اور پانی کے ضیاع پر قابو پایا جا سکے گا۔ انہوں نے بتایا کہ جدید ٹیکنالوجی کے جائے گی، جس سے پانی کی فراہمی بہتر ہوگی۔ ان کا کہنا تھا کہ وفاقی دارالحکومت کے شہریوں کو صاف پانی اور مؤثر سیوریج نظام کی بہترین سہولیات فراہم کرنے کے لیے تمام وسائل بروئے کار لائے جائیں گے۔ اجلاس میں آئی ایف سی کی تکنیکی مہارت، تجربے اور صلاحیتوں سے بھرپور استفادہ کرنے کے عزم کا بھی اعادہ کیا گیا۔ سی ڈی اے کے مطابق، پی پی پی کے تحت ان منصوبوں پر عملدرآمد کے لیے سی ڈی اے بورڈ اور پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ بورڈ سے اصولی منظوری پہلے ہی حاصل کی جا چکی ہے۔ دوسری جانب، ایک عہدیدار نے اس پیش رفت کو مثبت قرار دیتے ہوئے کہا کہ صاف پانی کی فراہمی اور واٹر میٹرز کی تنصیب خوش آئند قدم ہے، تاہم نئے آبی وسائل کی تلاش پر بھی بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے بتایا کہ خانپور ڈیم کے بعد 1990 کی دہائی سے کوئی نیا پانی کا ذریعہ تلاش نہیں کیا گیا، جبکہ اسلام آباد کی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ فی الوقت اسلام آباد کی یومیہ پانی کی ضرورت 250 ملین گیلن سے زائد ہے، جبکہ سی ڈی اے اپنے تین ذرائع — سملی اور — کے ذریعے تقریباً 70 ملین گیلن یومیہ پانی فراہم کر رہا ہے۔ واضح رہے کہ حال ہی میں وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے ٹی چوک پر علامہ اقبال فلائی اوور کے افتتاح کے موقع پر اعلان کیا تھا کہ اسلام آباد میں پانی کی قلت کے مسئلے کو حل کیا جائے گا۔

اسلام آباد کی بگڑتی فضا: پاک ای پی اے کا اسموگ کے خلاف سخت کریک ڈاؤن

اسلام آباد وفاقی دارالحکومت کی تیزی سے خراب ہوتی ہوا کے معیار کے پیشِ نظر پاکستان انوائرنمنٹل پروٹیکشن ایجنسی (پاک ای پی اے) نے اسموگ کے خلاف ایک بڑے اور جارحانہ کریک ڈاؤن کا آغاز کر دیا ہے، جس کے تحت گاڑیوں، صنعتی یونٹس اور اینٹوں کے بھٹوں پر سخت نگرانی کی جا رہی ہے، جبکہ ماحولیاتی قواعد کی سنگین خلاف ورزی پر متعدد بھٹوں کو مسمار بھی کیا جا چکا ہے۔ پاک ای پی اے کی ڈائریکٹر جنرل نازیہ زیب علی کے مطابق یہ کارروائی وزارتِ ماحولیاتی تبدیلی، اسلام آباد ٹریفک پولیس، سی ڈی اے اور آئی سی ٹی انتظامیہ کے اشتراک سے جاری ہے تاکہ شہر میں آلودگی کے بڑھتے ہوئے بوجھ کو روکا جا سکے۔ اُن کے مطابق مختلف مطالعات یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ٹرانسپورٹ ہی اسموگ کا سب سے بڑا ذریعہ ہے پنجاب میں 43 فیصد جبکہ لاہور میں 2023 کی ایک تحقیق کے مطابق یہ شرح 83 فیصد تک جا پہنچتی ہے۔

ایک ہزار سے زائد گاڑیوں کی چیکنگ؛ 80 ضبط

رپورٹ کے مطابق یکم دسمبر سے اب تک اسلام آباد میں داخل ہونے والی ایک ہزار سے زیادہ ڈیزل گاڑیوں کا معائنہ کیا گیا، جن میں سے 300 سے زائد کو چالان جبکہ 80 سے زیادہ گاڑیوں کو دھواں اور شور کے ناقص معیار پر ضبط کیا گیا۔ مزید برآں، ڈی چوک، لیک ویو پارک، میٹرو کیش اینڈ کیری اور ایف-9 پارک میں چار نئے ایمیشن ٹیسٹنگ اسٹیشن قائم کیے گئے ہیں تاکہ نگرانی کے عمل کو مضبوط بنایا جا سکے۔

نازیہ علی کے مطابق:

''ہم کسی بھی غیر معیاری گاڑی کو اسلام آباد کی فضا کو مزید زہر آلود کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ ہماری ٹیمیں روزانہ فیلڈ میں موجود ہیں اور قواعد کی خلاف ورزی پر سخت کارروائی ہو رہی ہے۔''

صنعتی آلودگی کے خلاف 'زیرو ٹالرنس'

پاک ای پی اے کے ڈائریکٹر ڈاکٹر زعیم عباس نے بتایا کہ صنعتی آلودگی کے خلاف بھی زیرو ٹالرنس پالیسی پر سختی سے عمل ہو رہا ہے۔ اسلام آباد کے تمام 30 اینٹوں کے بھٹے زیگ زیگ ٹیکنالوجی میں تبدیل کیے جا چکے ہیں، جبکہ تین غیر معیاری بھٹوں کو گرا دیا گیا ہے۔ سنگجانی کی ماربل فیکٹریوں میں سے 32 فیکٹریاں معیار پر پورا اتریں، 16 کی مزید جانچ جاری ہے اور تین یونٹس کو سیل کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح I-10 صنعتی علاقے کے دو اسٹیل یونٹس کے اخراج کی 24 گھنٹے مانیٹرنگ بھی کی جا رہی ہے۔

ڈاکٹر عباس کے مطابق:

''ایجنسی کسی بھی پرانی، غیر معیاری اور آلودگی پھیلانے والی صنعتی ٹیکنالوجی کو برداشت نہیں کرے گی۔''

قلیل، وسط اور طویل المدتی اقدامات

فوری اقدامات: اسموگ گنز کا استعمال، دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف فوری کارروائی، غیر معیاری گاڑیوں کے داخلے پر پابندی

وسط المدتی اقدامات: ایئر کوالٹی مانیٹرنگ نیٹ ورک کی توسیع، ادارہ جاتی صلاحیت میں اضافہ، صوبوں سے تعاون

طویل المدتی اقدامات: الیکٹرک وہیکل پالیسی 2025 پر عملدرآمد، پرانی گاڑیوں کا بتدریج خاتمہ، نیشنل کلین ایئر پالیسی 2023 کا نفاذ

وزارتِ ماحولیاتی تبدیلی کے ترجمان محمد سلیم شیخ کے مطابق عوامی آگاہی مہمات میڈیا پر جاری ہیں جبکہ سرکاری و نجی اداروں کو اپنی گاڑیوں کے فلیٹ ٹیسٹ کرانے کی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ عدم تعمیل پر اب تک کم از کم 28 اداروں کو نوٹس جاری ہو چکے ہیں۔ ڈائریکٹر جنرل نازیہ علی نے شہریوں سے اپیل کی کہ: ''صرف سرکاری اقدامات کافی نہیں، شہریوں کے تعاون کے بغیر اسلام آباد کو شدید اسموگ سے نہیں بچایا جا سکتا۔ اجتماعی ذمہ داری ہی واحد راستہ ہے۔''

راولپنڈی واسا کا 1 ارب روپے سے زائد کا نیا منصوبہ 28 یونین کونسلز میں نیا سیوریج سسٹم بچھایا جائے گا

راولپنڈی گرد شہر کے سیوریج نظام کا دائرہ کار صرف 30 فیصد علاقوں تک محدود ہونے کے باعث واسا راولپنڈی نے شہر کی 28 مزید یونین کونسلز میں جدید سیوریج لائنیں بچھانے کا منصوبہ تیار کر لیا ہے جس پر 1 ارب روپے سے زائد لاگت آئے گی۔ شہر کا موجودہ سیوریج سسٹم تقریباً 50 سال پہلے بچھایا گیا تھا جبکہ 150 ملی میٹر قطر کی پرانی اور ناکافی لائنیں اب بڑھتی ہوئی آبادی کا بوجھ اٹھانے کے قابل نہیں رہیں۔ یہ نظام اس وقت صرف سیٹلائٹ ٹاؤن، خیابانِ سرسید، مغا سنگھا اسٹیٹ، اصغر مال اسکیم، عید گاہ اسکیم، گلشن داد خان، ڈھوک بابو عرفان اور چند قدیم علاقوں تک محدود ہے۔ شہر کے باقی علاقوں میں گھریلو گندا پانی سڑک کنارے نالوں میں بہایا جاتا ہے، جہاں کوئی سیوریج لائن موجود نہیں۔ یہ آلودہ پانی 11 بڑے نالوں میں گرتا ہے جو آگے چل کر نالہ لئی میں شامل ہو جاتے ہیں۔ 11 کلومیٹر طویل نالہ لئی بالآخر یہ گندا پانی سواں ندی میں چھوڑ دیتا ہے۔ ایک سینئر واسا اہلکار نے ڈان سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ پنجاب ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت ''ویسٹ زون میں سیوریج اور اسٹرام واٹر ڈرینز کی بہتری'' کے عنوان سے بڑا ترقیاتی منصوبہ شروع کیا جا رہا ہے۔

منصوبے کے تحت:

71,350 فٹ طویل ٹرنک سیوریج لائنیں

281,200 فٹ لمبی لیٹرل سیوریج لائنیں

7,200 فٹ طویل پختہ اسٹروم واٹر ڈرینج نظام بچھایا جائے گا۔

اہلکار کے مطابق اس نظام کا مقصد گندے پانی کی محفوظ اور مؤثر نکاسی، صفائی اور ٹھکانے لگانے کو یقینی بنانا ہے، جبکہ یہ منصوبہ شہری علاقوں میں مون سون کے دوران اربن فلڈنگ کم کرنے میں بھی مدد دے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ منصوبہ موسمیاتی تبدیلی کے اثرات سے نمٹنے اور غیر معمولی بارشوں کے مقابلے میں شہر کے تحفظ کو مضبوط کرے گا۔

چونکہ واسا کے وسائل محدود ہیں، اس لیے اس منصوبے کے لیے فنڈز پنجاب حکومت فراہم کرے گی۔ اہلکار کے مطابق پہلے مرحلے میں یونین کونسلز 1 تا 20 اور 33 تا 41 اس منصوبے سے مستفید ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ منصوبہ پائیدار ترقیاتی اہداف (SDGs) کے حصول میں مددگار ہوگا اور شہریوں کو معیاری صفائی کی سہولیات فراہم کرے گا۔

منصوبہ دو سال میں مکمل کیا جائے گا:

2025 میں 40 فیصد کام

2026–27 میں مزید 40 فیصد

2028 میں باقی 20 فیصد مکمل ہوگا۔

واسا کے ترجمان عمر فاروق نے بتایا کہ اس منصوبے سے تقریباً 7.5 لاکھ شہریوں کو معیاری صفائی کی سہولت میسر آئے گی۔ ان کے مطابق پنجاب حکومت منصوبے کے لیے فنڈز دے گی، جبکہ واسا راولپنڈی آپریشن اور مینٹیننس کے اخراجات اپنے ذرائع سے برداشت کرے گا۔ ترجمان نے کہا کہ منصوبے کی تکمیل کے بعد شہریوں کو مؤثر، محفوظ اور تسلی بخش سیوریج خدمات فراہم کی جا سکیں گی۔

الیکشن کمیشن نے اسلام آباد میں بلدیاتی انتخابات کا شیڈول جاری کر دیا

الیکشن کمیشن نے اسلام آباد میں بلدیاتی انتخابات کی تاریخ کا اعلان کر دیا۔ الیکشن کمیشن کے مطابق اسلام آباد میں بلدیاتی انتخابات 15 فروری کو ہوں گے، پولنگ کا عمل صبح 8 بجے سے شام 4 بجے تک جاری رہے گا۔ الیکشن کمیشن کا کہنا ہے کہ ریٹرننگ آفیسرز کاغذات نامزدگی کے لیے پبلک نوٹس 19 دسمبر کو آویزاں کریں گے، کاغذات نامزدگی 22 دسمبر سے 27 دسمبر تک جمع کرائے جائیں گے۔ انتخابی شیڈول کے مطابق کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال 30 دسمبر سے 3 جنوری 2026 تک ہوگی، اپیلیں 5 سے 8 جنوری 2026 تک دائر کی جا سکیں گی، ٹریبونلز اپیلیں 9 سے 13 جنوری تک نمٹائیں گے۔ الیکشن کمیشن کا کہنا ہے کہ کاغذات نامزدگی واپس لینے کی آخری تاریخ 15 جنوری 2026 ہے، امیدواروں کی حتمی فہرست 16 جنوری کو آویزاں کی جائے گی، انتخابی نشان 16 جنوری کو الاٹ کیے جائیں گے۔ الیکشن شیڈول کے مطابق اسلام آباد کے بلدیاتی انتخابات کیلئے پولنگ 15 فروری کو ہوگی، 16 فروری سے 19 فروری تک نتائج مرتب کیے جائیں گے۔

لاہور: اینٹی کرپشن نے پی ایچ اے ملتان کے افسران اور ٹھیکیداروں کے خلاف 17 کروڑ 20 لاکھ روپے کی کرپشن کا مقدمہ درج کرلیا

یاسین ظفر

لاہور: اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ (ACE) نے پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی (PHA) ملتان کے ڈائریکٹر مارکیٹنگ اور دو دیگر سرکاری اہلکاروں سمیت متعدد نجی ٹھیکیداروں کے خلاف 17 کروڑ 20 لاکھ روپے کی مبینہ بدعنوانی پر مقدمہ درج کرلیا ہے۔ مقدمہ ڈائریکٹر مارکیٹنگ حافظ اسامہ، اکاؤنٹنٹ بدر منیر اور ریکوری آفیسر پرویز اقبال کے خلاف درج کیا گیا جبکہ اسسٹنٹ ڈائریکٹرز بشریٰ امریں، تنویر زائد کا نقصان ہوا، جو زیادہ تر تشہیری ٹھیکوں اور دیگر لیز سے متعلق تھا۔ انکوائری میں انکشاف ہوا کہ واسا کی جانب سے ہارٹیکلچر کے لیے دیے گئے 2 کروڑ روپے نجی ٹھیکیداروں کے واجبات پر خرچ کر دیے گئے۔ مارکیٹنگ ڈائریکٹوریٹ کو موصول ہونے والے 6 کروڑ 40 لاکھ روپے کے مالی آلات (Financial Instruments) کا ریکارڈ

اکاؤنٹنٹ بدر منیر پر قیمتی مالی آلات کے غائب ہونے اور واسا کے چیکس نجی ٹھیکیداروں کے اکاؤنٹس میں جمع کرانے کا الزام عائد ہوا، جبکہ سائٹ انسپکٹر پرویز اقبال بھی غیر مجاز فنڈ ٹرانسفر اور ساڑھے 35 لاکھ روپے کا جعلی چالان تیار کرنے میں ملوث پائے گئے۔ انکوائری نے مجرمانہ کارروائیوں، عوامی فنڈز کی ریکوری اور فرانزک آڈٹ کی سفارش کی۔ بعدازاں ڈی جی پی ایچ اے دیا۔ بشارت نبی نے ڈان سے گفتگو میں بتایا کہ مقدمہ درج ہوچکا ہے اور جلد گرفتاریاں عمل میں لائی جائیں گی۔ انہوں نے بتایا کہ موجودہ مالی سال کے دوران اینٹی کرپشن نے ملتان، خانیوال، وہاڑی اور لودھراں میں کارروائیاں کرتے ہوئے 775 انکوائریز میں مقدمات درج کیے۔ مجموعی طور پر 253 سرکاری اہلکاروں اور سہولت کاروں کو گرفتار کیا گیا جبکہ 64 افراد رشوت لیتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑے گئے۔ 27 اشتہاری ملزمان کو بھی گرفتار کیا گیا۔ ان کے مطابق 264 مقدمات کے چالان عدالتوں میں جمع کرائے گئے، 267 انکوائریز باہمی مفاہمت سے حل ہوئیں اور 67 کیسز متعلقہ محکموں

حسین، اسسٹنٹ ڈائریکٹر انجینیئرنگ نوید احمد بھٹہ اور مختلف ٹھیکیداروں کے خلاف مزید تحقیقات شروع کردی گئی ہیں۔ اگست 2025 میں ڈی جی پی ایچ اے کریم بخش نے 2022، 2023 اور 2024 کے دوران کرپشن، بدعنوانی اور مالی بے ضابطگیوں کے الزامات پر ان افسران کے خلاف انکوائری کا حکم دیا تھا۔ رپورٹ کے مطابق چار سال میں مجموعی طور پر 17 کروڑ روپے سے موجود نہیں جبکہ 6 کروڑ 80 لاکھ روپے کو مختلف غیر متعلقہ آمدنی والے خانوں میں منتقل کردیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق سرکاری ریکارڈ میں ردوبدل کیا گیا، تواریخ تبدیل کی گئیں اور سابق ڈی جی کے جعلی دستخطوں کا بھی شبہ ظاہر کیا گیا۔ بعض ٹھیکیداروں کے حق میں غیر مجاز مالی ایڈجسٹمنٹ بھی کی گئیں۔ حافظ اسامہ پر فنڈز کی غیر قانونی منتقلی روکنے میں ناکامی اور جعلی ایڈجسٹمنٹ لیٹرز جاری کرنے کا الزام ہے۔ نے یہ ریفرنس اینٹی کرپشن کو بھجوا دیا۔ ریجنل ڈائریکٹر اینٹی کرپشن بشارت نبی نے دو رکنی کمیٹی تشکیل دی جس نے ریکارڈ، انکوائری رپورٹ اور ملزمان وسکروٹنی کمیٹی کے بیانات کا جائزہ لیا۔ کمیٹی نے 17 کروڑ 20 لاکھ روپے کی کرپشن کی تصدیق کرتے ہوئے حافظ اسامہ، بدر منیر اور پرویز اقبال کے خلاف مقدمہ درج کرنے کی سفارش کی، جبکہ دیگر افسران اور ٹھیکیداروں کے کردار کی مزید تحقیقات جاری رکھنے کا حکم کو منتقل کیے گئے۔ کارروائیاں صحت، پولیس، ریونیو، سب رجسٹرار، آبپاشی، بلدیہ، پی ایچ اے، ہاؤسنگ، ہائی ویز، تعلیم، ایکسائز، لیبر، ایم ڈی اے، فوڈ اور ڈسٹرکٹ کونسل سمیت متعدد محکموں میں کی گئیں۔ اینٹی کرپشن نے 16 مرلے سرکاری اراضی جس کی مالیت تقریباً ایک کروڑ روپے تھی، واپس دلائی جبکہ دیگر کیسز میں 14 کروڑ 84 لاکھ روپے کی ریکوری بھی کی گئی۔

کارکردگی میں لودھراں سرفہرست، چنیوٹ نے دوسری پوزیشن حاصل کرلی

چنیوٹ: پنجاب کے اضلاع کی کارکردگی کو جانچنے کے لیے مقرر کردہ کلیدی کارکردگی اشاریوں (Key Performance Indicators) کی نومبر 2025 کی درجہ بندی جاری کردی گئی ہے، جس کے مطابق ضلع چنیوٹ نے دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ صوبائی حکومت کی جانب سے

بھی عمل میں لائی جاتی ہے، جس کا مقصد شفافیت اور ڈیجیٹل نظام کے ذریعے حکمرانی کو جدید بنانا ہے۔ کے پی آئیز کے تحت ریونیو انتظامی امور، پولیس کارکردگی، ضلعی و شہری نظم ونسق، صفائی، پرائس کنٹرول، تعلیمی وصحت کے اداروں کے معائنے، پارکس، سڑکوں اور گرین بیلٹس کی دیکھ بھال، کھلے مین ہولز، کچرے کے ڈھیروں اور تجاوزات کے خلاف کارروائی، نیز تعلیمی

جاری کردہ درجہ بندی کے مطابق لودھراں 96.29 نمبروں کے ساتھ پہلے نمبر پر رہا، جبکہ چنیوٹ نے 94.78 اسکور حاصل کر کے دوسری اور بہاولنگر نے 94.52 نمبروں کے ساتھ تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پنجاب حکومت مختلف محکموں، جن میں ریونیو، پولیس، تعلیم اور صحت شامل ہیں، میں کے پی آئیز کے ذریعے کارکردگی اور عوامی خدمات کی فراہمی کا جائزہ لیتی ہے۔ ان اشاریوں میں شہریوں کی اطمینان، ریونیو کی وصولی، صفائی، امن و امان، ایف آئی آرز اور شکایات کا ازالہ، ٹیکس فائلنگ اور لینڈ ریکارڈ خدمات کی فراہمی کے اوقات شامل ہیں۔ ان نتائج کی بنیاد پر افسران کی ترقی یا کارروائی معیار اور اساتذہ کی کارکردگی کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ نومبر کی درجہ بندی میں نیا قائم ہونے والا ضلع تونسہ 64.45 اسکور کے ساتھ 41 اضلاع میں آخری نمبر پر رہا، جبکہ صوبائی دارالحکومت لاہور 74.89 نمبروں کے ساتھ نچلے درجے سے تیسری پوزیشن پر رہا۔ اس موقع پر اسسٹنٹ کمشنر چنیوٹ اشفاق رسول نے بتایا کہ ڈپٹی کمشنر عائشہ رضوان کی قیادت میں ضلعی انتظامیہ روزانہ کی بنیاد پر کے پی آئیز کے تحت 100 فیصد اہداف حاصل کر رہی ہے، جس کا نتیجہ درجہ بندی میں نمایاں کارکردگی کی صورت میں سامنے آیا ہے۔

پنجاب حکومت بلدیاتی انتخابات کے لیے مکمل طور پر تیار ہے، عظمیٰ بخاری

لاہور: پنجاب کی وزیر اطلاعات وثقافت عظمیٰ بخاری نے کہا ہے کہ پنجاب حکومت بلدیاتی انتخابات کے انعقاد کے لیے مکمل طور پر تیار ہے اور صرف الیکشن کمیشن کی جانب سے تاریخ کے اعلان کی منتظر ہے۔ لاہور میں گفتگو کرتے ہوئے عظمیٰ بخاری نے کہا کہ پاکستان مسلم احاطے میں داخل ہوئے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ یہ لوگ مہذب انسانوں کی طرح سیاسی سرگرمیاں کیوں نہیں کرسکتے؟ صوبائی وزیر نے کہا کہ اسمبلی کی حدود میں نامناسب زبان استعمال کیے جانے کے باوجود پنجاب حکومت نے ردعمل ظاہر نہیں

عظمیٰ بخاری کا اسمبلی واقعے پر مؤقف، پی ٹی آئی پر تنقید

لیگ (ن) نے پنجاب میں ہونے والے حالیہ تمام ضمنی انتخابات میں کامیابی حاصل کی ہے اور حکومت چاہتی ہے کہ بلدیاتی انتخابات جلد از جلد منعقد ہوں تاکہ عوام کو نچلی سطح پر اپنے سیاسی حق رائے دہی کے اظہار کا موقع مل سکے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان تحریک انصاف کو اپنی جمہوری آزادیوں کے استعمال کا پورا حق حاصل ہے، تاہم پنجاب اسمبلی کسی چوک یا عوامی گزرگاہ کی مانند نہیں جہاں کوئی بھی زبردستی داخل ہوجائے۔ ان کا کہنا تھا کہ اسمبلی میں داخلے کے لیے صرف 30 افراد کی فہرست فراہم کی گئی تھی۔ عظمیٰ بخاری نے انکشاف کیا کہ سہیل آفریدی کے ساتھ آنے والے افراد نے سکیورٹی گارڈ کو دھکا دیا، دروازے توڑے اور غیر قانونی طور پر اسمبلی کیا اور تحمل کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے بتایا کہ سروس ایریا میں شفیع اللہ جان کی جانب سے محسن نقوی کے خلاف بھی غیر مناسب زبان استعمال کی گئی، تاہم اس کے باوجود حکومت نے صبر و برداشت سے کام لیا۔ عظمیٰ بخاری کا کہنا تھا کہ اگر حکومت کارروائی کرتی تو مہمانوں کی توہین کا الزام لگایا جاتا اور اگر نظرانداز کیا جائے تو اسے بھی حکومت کی کمزوری قرار دیا جاتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ افراد دراصل ایک "اسٹڈی ٹور" پر لاہور آئے تھے، ان کا مکالمے یا شفاف سیاسی طرزِ عمل سے کوئی تعلق نہیں بلکہ ان کا مقصد صرف این آر او طرز کی رعایت حاصل کرنا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: زیرِ حراست نوجوان کی مبینہ تشدد سے ہلاکت، ڈولفن فورس کے تین اہلکار گرفتار

ٹوبہ ٹیک سنگھ: فیصل آباد میں کھرڑیاں والہ پولیس نے اتوار کے روز ڈولفن فورس کے تین اہلکاروں کو ایک نوجوان کی مبینہ طور پر حراست میں تشدد سے ہلاکت کے الزام میں گرفتار کرلیا۔ شکایت کنندہ محمد عباس، سکنہ چک 211 رب (تحصیل جڑانوالہ)، نے الزام لگایا کہ اس کا بھائی محمد آیت اللہ نے یوسف کو نامعلوم مقام پر لے جا کر شدید تشدد کا نشانہ بنایا۔ شکایت کنندہ نے دعویٰ کیا کہ پولیس اہلکاروں نے یوسف کی رہائی کے لیے 50 ہزار روپے رشوت کا مطالبہ کیا، اور انکار پر اسے دوبارہ تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ اس کے مطابق، جب یوسف کی حالت نازک ہوگئی تو اہلکار

یوسف موٹر سائیکل مکینک تھا اور مقامی ورکشاپ پر کام کرتا تھا۔ اس نے بتایا کہ 17 نومبر کو ورکشاپ کے مالک کی طرف سے دائر چوری کی شکایت پر ڈولفن پولیس نے یوسف کو گرفتار کیا۔ عباس کے مطابق، ڈولفن ٹیم لیڈر رضا ساجد، تین دیگر پولیس اہلکاروں، ورکشاپ مالک کامران، اس کے بھتیجے ابوبکر اور اکاؤنٹنٹ اسے چھوڑ کر فرار ہوگئے۔ بعدازاں یوسف کو فیصل آباد ڈی ایچ کیو اسپتال منتقل کیا گیا، جہاں وہ اتوار کے روز زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گیا۔ کھرڑیاں والہ پولیس کے مطابق تین پولیس اہلکاروں کو گرفتار کرلیا گیا ہے جبکہ ایک اور پولیس اہلکار اور تین شہری ملزمان کی گرفتاری کے لیے چھاپے مارے جارہے ہیں۔

پنجاب بھر میں ٹرانسپورٹرز کی ہڑتال مذاکرات کے بعد مؤخر

حکومت نے بیشتر مطالبات مان لیے، بھاری جرمانوں کا نیا قانون نظرِ ثانی کے لیے واپس

پنجاب اور جڑواں شہروں میں پیر کے روز پبلک ٹرانسپورٹ کا پہیہ اس وقت جام رہا جب ٹرانسپورٹرز نے بھاری جرمانوں اور سخت قوانین پر مشتمل نئے ٹریفک آرڈیننس کے خلاف صوبہ بھر میں ہڑتال کی کال دی۔ تاہم دن گزرنے کے ساتھ صورتِ حال میں بڑی تبدیلی اس وقت آئی جب ٹرانسپورٹرز اور حکومت کے درمیان مذاکرات ہوئے اور حکام نے بیشتر مطالبات تسلیم کرتے ہوئے ہڑتال ختم کرانے میں کامیابی حاصل کرلی۔ ہڑتال کے باعث لاہور، راولپنڈی اور اسلام آباد سمیت مختلف شہروں میں بین الاضلاعی اور اندرونِ شہر ٹرانسپورٹ بڑی حد تک معطل رہی۔ جڑواں شہروں میں اسکول وین مالکان بھی ہڑتال میں شامل ہوگئے جس سے طلبہ اور والدین کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ پیرودھائی جنرل بس اسٹینڈ تقریباً سنسان دکھائی دیا جبکہ جی ٹی روڈ پر سامان بردار گاڑیوں کی معطلی نے غذائی اجناس کی ترسیل میں بھی رکاوٹیں پیدا کیں۔ ٹرانسپورٹرز کی جانب سے احتجاج کا بنیادی نکتہ پنجاب موٹر وہیکلز (ترمیمی) آرڈیننس 2025 تھا، جس میں بھاری جرمانوں میں نمایاں اضافہ کیا گیا تھا۔ ایکشن کمیٹی کے رہنما لالا یاسر کے مطابق ٹرانسپورٹرز اس آرڈیننس کو عوام دشمن اقدام قرار دیتے تھے اور ان کا مؤقف تھا کہ معمولی خلاف ورزیوں پر مقدمات اور بڑے جرمانے محض ریونیو بڑھانے کی کوشش ہے۔ مذاکرات پنجاب کے وزیرِ ٹرانسپورٹ بلال اکبر کی سربراہی میں ہوئے، جن میں حکومت نے ٹرانسپورٹرز کے اہم مطالبات سے اتفاق کرلیا۔ فریقین اس نتیجے پر پہنچے کہ آرڈیننس کا ازسرِ نو جائزہ لیا جائے گا، معمولی خلاف ورزیوں پر ایف آئی آر کاٹنے کا عمل ختم ہوگا، بھاری جرمانوں میں نرمی کی جائے گی اور مشترکہ کمیٹیاں تشکیل دی جائیں گی جو ٹرانسپورٹ تنظیموں کی تجاویز کی روشنی میں قانون میں ترامیم تجویز کریں گی۔ مزید بات چیت کے لیے دونوں جانب کا ایک اجلاس منگل کے روز بھی طے پا گیا ہے۔

کراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن کا رواں مالی سال میں 46 ارب روپے کے ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کرنے کا اعلان

سید عامر علی شاہ

کراچی: کراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن (کے ایم سی) رواں مالی سال کے دوران شہر بھر میں ترقیاتی منصوبوں پر 46 ارب روپے خرچ کرے گی۔ اس بات کا اعلان میئر کراچی بیرسٹر مرتضیٰ وہاب نے پیر کے روز کے ایم سی ہیڈ آفس میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ میئر کراچی نے کہا کہ 30 جون تک 799 ترقیاتی اسکیمیں مکمل کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے اور موجودہ دور کو "ترقی کا سال" قرار دیا جارہا ہے، جس کا مقصد شہریوں کو فوری ریلیف فراہم کرنا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مجموعی بجٹ میں سے 4 ارب روپے شہر کی چار بڑی کوریڈورز کی بہتری کے لیے مختص کیے گئے ہیں۔ اہم سڑکوں کے منصوبوں میں جہانگیر روڈ کی 30 کروڑ روپے سے از سرِ نو تعمیر اور برنس ریکارڈر روڈ کی بحالی شامل ہے۔ اس کے علاوہ ناتھا خان فلائی اوور سے دو متبادل راستے 85 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر کیے جائیں گے، جن پر کام جنوری کے اختتام تک شروع ہونے کی توقع ہے۔ ٹرانسپورٹ سے متعلق دیگر منصوبوں میں عظیم پورہ میں 1.5 ارب روپے کی لاگت سے نیا فلائی اوور، گلشنِ حدید روڈ سے اللہ والی چورنگی تک سڑک کی تعمیر (تقریباً 49.5 کروڑ روپے) اور حب ریور روڈ سے اتحاد ٹاؤن کی جانب ایک ارب روپے کی سرمایہ کاری شامل ہے۔ میئر کراچی نے کہا کہ شہر کے دیرینہ پانی کے مسائل کے حل پر بھی توجہ دی جارہی ہے۔ حب ڈیم سے آنے والی پرانی نہر کی مرمت مکمل کرلی گئی ہے، جس سے ضلع غربی اور کیماڑی کے علاقوں کو فائدہ پہنچے گا۔ لیاری کے لیے 2.25 ارب روپے کی لاگت سے ایلی ویٹڈ واٹر لائن تعمیر کی جارہی ہے جبکہ کے فور منصوبے کی توسیع کے لیے جلد ٹینڈرنگ کا عمل شروع کیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ مالی سال کے پہلے چھ ماہ میں 2.246 ملین مربع فٹ سڑکوں پر اسفالٹ بچھایا گیا اور 8.5 ملین مربع فٹ پیور بلاکس لگائے گئے۔ آئندہ چھ ماہ میں مزید 9 لاکھ 45 ہزار مربع فٹ اسفالٹ ورک اور 3.828 ملین مربع فٹ پیور بلاکس لگانے کا منصوبہ ہے۔ عوامی سہولیات کے حوالے سے میئر نے کہا کہ 40 کروڑ روپے کے بجٹ سے نئے قبرستانوں پر جلد کام شروع ہوگا۔ کڈنی ہل پارک میں 20 کروڑ روپے کی لاگت سے بڑا ایویری تعمیر کی جارہی ہے جبکہ گٹر باغیچہ میں 15 کروڑ روپے سے نیا عوامی پارک بنایا جارہا ہے۔ تاریخی ہوتھی اور لیا مارکیٹس کی تزئین و آرائش کا کام بھی جاری ہے۔ پبلک ٹرانسپورٹ سے متعلق بات کرتے ہوئے بیرسٹر مرتضیٰ وہاب نے بتایا کہ ٹرانس کراچی یونیورسٹی روڈ پر ریڈ لائن منصوبے پر کام تیز کرے گا اور مارچ سے جولائی کے درمیان انفراسٹرکچر کا بڑا حصہ مکمل ہونے کی توقع ہے۔ میئر کراچی نے دعویٰ کیا کہ کے ایم سی کی مالی حالت میں واضح بہتری آچکی ہے اور ادارے کو درپیش بیشتر مسائل پر قابو پالیا گیا ہے۔ انہوں نے کراچی کو پاکستان کا "گیم چینجر" قرار دیتے ہوئے کہا کہ منفی پروپیگنڈا شہر کی اصل تصویر مسخ کرتا ہے۔ آخر میں میئر کراچی نے شفافیت پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہ کرنے اور کرپشن کے خلاف زیرو ٹالرنس کی پالیسی اپنانے کا اعادہ کیا، اور کہا کہ دو سال کی محنت کے بعد اب شہریوں کو عملی نتائج ملنا شروع ہوگئے ہیں۔

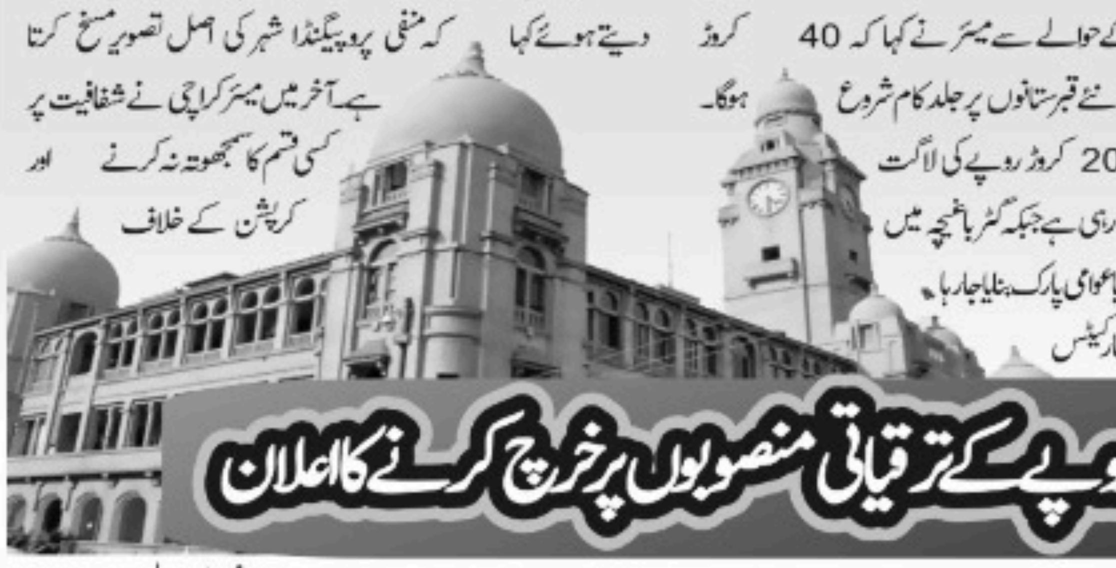

میئر کراچی نے کراچی چڑیا گھر میں جدید تفریحی منصوبوں کا افتتاح کردیا

شازیہ سعید

کراچی: میئر کراچی بیرسٹر مرتضیٰ وہاب نے اتوار کے روز کراچی چڑیا گھر میں انفراسٹرکچر اور تفریحی منصوبوں کا افتتاح کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان اقدامات کا مقصد اس تاریخی ادارے کو جدید، محفوظ اور ماحول دوست تفریحی و تعلیمی مرکز میں تبدیل کرنا ہے، جو بین الاقوامی معیار کے مطابق ہو۔ کراچی چڑیا گھر (گاندھی گارڈن) میں منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے میئر کراچی نے کہا کہ یہ شہر کا ایک قیمتی اثاثہ ہے اور اسے بہتر بنانے کے لیے عملی اقدامات کیے جارہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کئی دہائیوں سے چڑیا گھر کے اندرونی راستے، جانوروں کے پنجرے اور دیگر سہولیات خستہ حالی کا شکار تھیں، تاہم اب دو ایکڑ رقبے پر جدید طرز کا نیا انکلوژر تعمیر کیا گیا ہے، جہاں شیروں چندنی اور رانی کو قدرتی ماحول سے ہم آہنگ کھلے ماحول میں رکھا گیا ہے۔ میئر کراچی کے مطابق ان انکلوژرز میں جدید بلٹ پروف شیشے نصب کیے گئے ہیں جبکہ جانوروں کے لیے پانی میں کھیلنے اور آرام کے خصوصی انتظامات بھی موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چڑیا گھر میں موجود ہاتھی رانی اور چندنی کی پیدائش بھی یہیں ہوئی، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ جانور صحت مند ہیں کیونکہ غیر صحت مند جانور افزائش نسل کے قابل نہیں ہوتے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ جانوروں کی بہتر خوراک، دیکھ بھال اور صحت کے لیے اقدامات کیے جارہے ہیں اور مزید ویٹرنری ڈاکٹروں کی خدمات حاصل کی جارہی ہیں تاکہ جانوروں کی نگہداشت عالمی معیار کے مطابق ہوسکے۔ بیرسٹر مرتضیٰ وہاب نے کہا کہ تزئین و آرائش کے بعد ریپٹائل ہاؤس کو عوام کے لیے دوبارہ کھول دیا گیا ہے، جبکہ شہریوں بالخصوص نوجوانوں اور سیلفی کے شوقین افراد کے لیے ایک خوبصورت ٹاور بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ جدید واک وے، بیٹھنے کی جگہیں اور معلوماتی سائن بورڈز نصب کیے جارہے ہیں تاکہ یہ مقام خاندانوں اور طلبہ کے لیے معیاری تفریحی و تعلیمی مرکز بن سکے۔ میئر کراچی نے بتایا کہ روزانہ ہزاروں شہری، بالخصوص کم اور متوسط آمدنی والے افراد، کراچی چڑیا گھر کا رخ کرتے ہیں۔ اسی پیشِ نظر بچوں کے لیے داخلہ فیس 30 روپے اور بڑوں کے لیے 50 روپے مقرر کی گئی ہے، جبکہ حاصل ہونے والی آمدن کو دوبارہ چڑیا گھر کی بہتری پر خرچ کیا جارہا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ کسی نئے بڑے جانور کی خریداری کا فیصلہ نہیں کیا گیا اور توجہ موجودہ جانوروں کی دیکھ بھال اور افزائش پر مرکوز ہے۔ آوارہ کتوں کے مسئلے پر بات کرتے ہوئے میئر کراچی نے کہا کہ اس حوالے سے معاشرے میں مختلف آراپائی جاتی ہیں۔ ایک طبقہ کتوں کو مارنے کے خلاف ہے، جبکہ دوسری جانب وہ والدین ہیں جن کے بچے کتوں کے کاٹنے سے متاثر ہورہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سندھ حکومت نے کتوں کی نیوٹرنگ کا فیصلہ کیا تھا، تاہم یہ منصوبہ توقع کے مطابق کامیاب نہیں ہوسکا۔ ان کا کہنا تھا کہ سٹی کونسل آوارہ کتوں سے متعلق جو بھی فیصلہ کرے گی، اس پر عملدرآمد کیا جائے گا۔

وبائی وزیر شرجیل انعام میمن کی کھلی کچہری میں بڑے دعوے، عملی اقدامات اب تک غائب

حیدرآباد: صوبائی وزیر شرجیل انعام میمن کی کھلی کچہری ایک بار پھر وعدوں اور اعلانات سے بھرپور رہی مگر شہریوں کے ذہنوں میں یہ سوال جوں کا توں ہے کہ کیا یہ وعدے کبھی عملی شکل اختیار کریں گے یا ہمیشہ کی طرح صرف تقریروں تک محدود رہیں گے؟ وزیر نے دعویٰ کیا کہ سندھ میں گندم کے کاشتکاروں کی مدد کے لیے 56 ارب روپے رکھے جارہے ہیں، لیکن کسانوں نے یاد دلایا کہ گزشتہ برسوں کے اعلانات آج تک فائلوں میں دھول کھا رہے ہیں۔ سندھ کلچرل ڈے کے موقع پر انہوں نے پیپلز پارٹی کی عوام دوستی کا ذکر تو کیا، مگر کچہری میں بیٹھے شہری پانی، بجلی، صحت، تعلیم اور میتوں کی رجسٹریشن جیسے بنیادی مسائل کا حل مانگ رہے تھے، وہ مسائل جن کا سایہ برسوں سے کسی بھی حکومتی "عوامی خدمت" کے دعوے پر بھاری پڑتا آرہا ہے۔ شرجیل میمن نے ایک مہینے کے اندر حیدرآباد، ٹنڈو الہ یار روٹ پر پیپلز بس سروس چلانے کا وعدہ بھی کیا، مگر شہریوں نے اس اعلان کو بھی پرانے وعدوں کی فہرست میں ڈال دیا، کیونکہ بیشتر علاقوں میں آج بھی پبلک ٹرانسپورٹ کا نظام برسوں پیچھے کھڑا ہے۔ وزیر نے کہا کہ کھلی کچہری میں موصول ہونے والی شکایات جلد حل کی جائیں گی لیکن نہ کوئی طریقہ کار بتایا گیا اور نہ ہی کوئی ٹائم لائن، جس کے باعث لوگوں کو اندیشہ ہے کہ یہ وعدے بھی دیگر اعلانات کی طرح سرکاری دفاتر میں گم ہوجائیں گے۔ کچہری کے دوران وزیر نے NICVD کی کامیابیوں، IBA کی اصلاحات اور 50 لاکھ روپے کے فٹبال گراؤنڈ کی تعمیر کا ذکر کیا، مگر شہر میں پینے کے صاف پانی، ناکارہ شہری سہولیات، پولیس بھرتی اور بنیادی تعلیم جیسے سنگین مسائل بدستور جوں کے توں ہیں۔ انہوں نے وفاق اور حیسکو کی کارکردگی پر تنقید بھی کی، لیکن شہریوں نے سوال اٹھایا کہ اگر بجلی اور گیس کا بحران صرف وفاق کی ناکامی ہے تو صوبائی محکمے اپنی کارکردگی بہتر بنانے میں ناکام کیوں ہیں؟

کراچی اور حیدرآباد میں ٹریفک کی بگڑتی صورتحال پر اپوزیشن کی حکومت پر شدید تنقید

کراچی: سندھ اسمبلی کے اجلاس میں جمعے کے روز اپوزیشن اراکان نے کراچی اور حیدرآباد میں خراب ہوتی ٹریفک صورتحال پر حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا، جبکہ صوبائی حکومت نے بڑے شاہراہوں پر عوامی ٹرانسپورٹ سروسز کے مزید توسیع کے عزم کو دہرایا۔ ایم کیو ایم پاکستان کے اراکان نے دونوں شہروں میں ناکافی ٹرانسپورٹ، کچرا نہ اٹھائے جانے اور بدترین پانی کی قلت کے مستقل مسائل کو اجاگر کیا۔ سینئر وزیر اور صوبائی وزیر ٹرانسپورٹ شرجیل انعام میمن نے مختلف نکاتِ اعتراض کے جواب میں کہا کہ سندھ حکومت کی جانب سے چلائی جانے والی بسیں عوامی اثاثہ ہیں اور عوام کی سہولت کے لیے ہی استعمال ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کا منصوبہ ہے کہ بس سروس کو صوبے کی ہر بڑی شاہراہ تک توسیع دی جائے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ٹریفک قوانین پر عملدرآمد یقینی بنانے کے لیے سخت قوانین اور جرمانوں میں اضافہ کیا گیا ہے۔ ایم کیو ایم کے صابر قائم خانی نے حیدرآباد میں بسوں کی کمی کی نشاندہی کی، جبکہ اعجاز الحق نے اورنگی ٹاؤن میں ٹرانسپورٹ سہولیات کی کمی کا ذکر کیا۔ شرجیل میمن نے جواب دیا کہ حکومت ہر حلقے میں مساوی ترقی کے اصول پر کاربند ہے۔ بس سروسز صوبے بھر میں بڑھائی جائیں گی: شرجیل میمن وزیر نے موٹر سائیکلوں سے متعلق حادثات میں بلاوجہ بھاری گاڑیوں کو موردِ الزام ٹھہرانے کے رجحان پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حادثات کے بعد گاڑیوں کو آگ لگانے کا عمل قابلِ مذمت ہے اور عوامی رویے میں بہتری لانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ حکومت آئندہ چند ہفتوں میں ٹیکسی سروس بھی شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ الیکٹرک بسوں میں نصب بیٹریوں کی سات سالہ وارنٹی ہے، اور نقصان کی صورت میں کمپنی انہیں تبدیل کرے گی۔ ایم کیو ایم کے جمال احمد نے نارتھ ناظم آباد میں پانی کی بدترین قلت پر تشویش ظاہر کی، جبکہ شریق جمال نے ملیر کالونی میں سڑکوں کی تعمیر میں ناقص میٹیریل کے استعمال کی شکایت کی۔ ایم کیو ایم کے راشد خان نے فیلڈ مارشل عاصم منیر کو ملک کے پہلے چیف آف ڈیفنس فورسز بننے پر مبارکباد دی، جس پر سنی اتحاد کونسل کے اراکان نے نعرے بازی کی۔ جماعت اسلامی کے محمد فاروق نے کہا کہ کچھ لوگ شاید اپنی ملازمتوں کے تحفظ کی کوشش کررہے ہیں۔

کراچی میں کھلے مین ہول میں گر کر ایک اور بچہ جاں بحق

کراچی: شہر میں انتظامی غفلت کے باعث کھلے مین ہول جان لیوا ثابت ہونے کا سلسلہ تھم نہ سکا، جہاں کورنگی کے علاقے مہران ٹاؤن، سیکٹر 6-جی میں کھلے مین ہول میں گر کر آٹھ سالہ بچہ جاں بحق ہو گیا۔ پولیس کے مطابق جاں بحق ہونے والے بچے کی شناخت دلبر کے نام سے ہوئی ہے، جو اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا تھا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ دلبر اپنے گھر کے باہر دوستوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اچانک بغیر ڈھکن کے نالے میں جا گرا۔ علاقے کے دیگر بچوں نے فوری طور پر اہلِ خانہ کو اطلاع دی، جس پر بچے کے چچا نے مین ہول میں اتر کر اسے باہر نکالا، تاہم وہ دم توڑ چکا تھا۔ ریسکیو حکام نے بچے کی موت کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ لاش کو ضابطے کی کارروائی کے لیے اسپتال منتقل کر دیا گیا۔ واقعے کے موقع پر کسی بھی متعلقہ بلدیاتی ادارے کی فوری موجودگی سامنے نہیں آئی، جبکہ پولیس اور ریسکیو اہلکار ہی موقع پر موجود تھے۔ متوفی بچے کے دادا نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ مذکورہ مین ہول گزشتہ ایک سے ڈیڑھ ماہ سے بغیر ڈھکن کے تھا۔ انہوں نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ اس واقعے کا نوٹس لیا جائے اور شہر بھر میں مین ہولز کو فوری طور پر محفوظ بنایا جائے تاکہ آئندہ ایسے المناک حادثات سے بچا جا سکے۔ علاقہ مکینوں نے واقعے پر شدید غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بارہا جان لیوا حادثات کے باوجود کھلے مین ہولز کا مسئلہ حل نہیں کیا جارہا۔ ان کا کہنا تھا کہ بغیر ڈھکن کے نالے اور سیوریج لائنیں خاص طور پر بچوں کے لیے سنگین خطرہ بنی ہوئی ہیں۔ واضح رہے کہ یہ واقعہ ایسے وقت میں پیش آیا ہے جب کراچی میں اس نوعیت کے حادثات میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔ 30 نومبر 2025 کو بھی نیپا چورنگی کے قریب تین سالہ ابراہیم کھلے مین ہول میں گر گیا تھا، جس کی لاش 15 گھنٹے کی طویل ریسکیو کارروائی کے بعد نکالی گئی تھی۔

کراچی: میونسپل کمشنر افضال زیدی کو بیرونِ ملک جانے سے روک دیا گیا

وفاقی تحقیقاتی ادارے (ایف آئی اے) امیگریشن نے کراچی کے میونسپل کمشنر افضال زیدی کو بیرونِ ملک سفر سے روک دیا، کیونکہ ان کا نام ایگزٹ کنٹرول لسٹ (ای سی ایل) میں شامل پایا گیا۔ ذرائع کے مطابق افضال زیدی ہفتے کی شب ترکش ایئرلائن کی پرواز ٹی کے 709 کے ذریعے کراچی سے استنبول روانہ ہونے والے تھے، تاہم امیگریشن کاؤنٹر پر کلیئرنس کے دوران حکام نے ان کا نام ای سی ایل میں ہونے کی نشاندہی کرتے ہوئے انہیں سفر کی اجازت دینے سے انکار کردیا اور پرواز سے آف لوڈ کردیا گیا۔ امیگریشن حکام نے افضال زیدی کو آگاہ کیا کہ ای سی ایل سے نام نکلنے یا عدالت سے پیشگی اجازت حاصل کرنے تک وہ بیرونِ ملک سفر نہیں کرسکتے۔ ذرائع کا مزید کہنا ہے کہ مختلف الزامات کے باعث درجنوں افسران کو خصوصی واچ لسٹ میں شامل کیا گیا ہے، جس کے تحت ان کے غیر ملکی سفر پر پابندی عائد ہے۔

خیبر پختونخواہ

اختیارات اور فنڈز سے محرومی کے خلاف بلدیاتی نمائندوں کا یومِ سیاہ

نثار محسود

خیبر: اختیارات اور ترقیاتی فنڈز سے محرومی کے خلاف خیبر پختونخوا کے مختلف اضلاع میں بلدیاتی نمائندوں نے جمعہ کے روز یومِ سیاہ منایا۔ یہ احتجاج بلدیاتی نمائندوں کی مدتِ ملازمت کے چار سال مکمل ہونے کے موقع پر کیا گیا۔ ضلع خیبر میں جمرود، باڑہ اور لنڈی کوتل کی تحصیل کونسلوں کے نمائندوں نے بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھ کر اور مطالبات کے حق میں نعرے درج پلے کارڈز اٹھا کر مظاہرے کیے۔ جمرود، لنڈی کوتل اور باڑہ کے تحصیل چیئرمین بالترتیب عظمت خان، شاہ خالد اور مفتی کفیل نے الگ الگ احتجاجی اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ضم شدہ اضلاع کے عوام کو نئے بلدیاتی نظام سے بہت امیدیں تھیں، تاہم صوبائی حکومت نے بلدیاتی اداروں کو ان کے جائز اختیارات سے محروم رکھا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ صورتحال کو مزید خراب کرتے ہوئے صوبائی حکومت نے بلدیاتی اداروں کے لیے مختص ترقیاتی فنڈز صوبائی اسمبلی کے ارکان کو منتقل کردیے، جو جمہوریت اور عوامی مینڈیٹ کی روح کے منافی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ بلدیاتی نمائندوں کو محض دستاویزات کی تصدیق کرنے تک محدود کردیا گیا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر صوبائی حکومت نے آئینی اختیارات اور ترقیاتی فنڈز فراہم نہ کیے تو ضم شدہ اضلاع بھر میں احتجاجی تحریک کو وسعت دی جائے گی۔ ضلع باجوڑ میں بھی بلدیاتی نمائندوں نے فنڈز اور اختیارات کی عدم فراہمی کے خلاف مظاہرہ کیا۔ خار میں باجوڑ پریس کلب کے سامنے ہونے والے احتجاج میں مختلف ویلج اور نیبرہڈ کونسلوں کے چیئرمین اور کونسلرز نے شرکت کی۔ مظاہرین نے صوبائی حکومت کی جانب سے متعلقہ قانون میں ترامیم کے خلاف بینرز اٹھا رکھے تھے اور فنڈز و اختیارات سے محرومی کے خلاف نعرے لگائے۔ خار تحصیل کونسل کے چیئرمین حاجی سعید بادشاہ، انجینئر امیر نواب، حاجی انور حسین، ظہور احمد عثمان، فرمان اللہ اور دیگر مقررین نے کہا کہ 19 دسمبر 2021 کو منتخب ہونے والے بلدیاتی اداروں کی مدت مارچ 2026 میں مکمل ہو جائے گی، تاہم ان چار برسوں کے دوران صوبائی حکومت نے نہ تو انہیں اختیارات دیے اور نہ ہی ترقیاتی فنڈز فراہم کیے۔ مقررین نے کہا کہ صوبائی حکومت کا دعویٰ ہے کہ گزشتہ چار سال میں باجوڑ میں ترقیاتی کاموں کے لیے ایک سے تین ارب روپے فراہم کیے گئے، لیکن ان کے مطابق یہ فنڈز صرف کاغذات تک محدود رہے۔ اسی طرح ضلع شانگلہ میں الپوری تحصیل کونسل کے ارکان نے بھی فنڈز اور اختیارات کی عدم فراہمی کے خلاف احتجاجی اجلاس منعقد کیا۔ بلدیاتی نمائندوں کا کہنا تھا کہ تین مختلف وزرائے اعلیٰ کے ادوار میں بلدیاتی نمائندوں کے اختیارات محدود کیے گئے اور ترقیاتی فنڈز منجمد رکھے گئے۔ تحصیل چیئرمین وقار احمد خان، اپوزیشن لیڈر علی بش خان، اسپیکر محمد عالم خان اور دیگر چیئرمینوں شاہد خان، علی خان، بدر منیر، جنید روز، سعید اللہ، سہیل اقبال، نور عالم اور گل محمد خان نے خطاب کرتے ہوئے الزام لگایا کہ سابق وزرائے اعلیٰ محمود خان اور علی امین گنڈاپور کے ساتھ ساتھ موجودہ قیادت نے بھی بلدیاتی اداروں کو دانستہ طور پر غیر مؤثر رکھا، جبکہ موجودہ وزیراعلیٰ سہیل آفریدی بھی بلدیاتی نمائندوں کے حقوق بحال کرنے میں ناکام رہے ہیں۔

مینگورہ میں شدید ٹریفک جام نے شہریوں کی روزمرہ زندگی مفلوج کردی

سوات: مینگورہ شہر کی مختلف سڑکوں پر شدید اور مسلسل ٹریفک جام نے ہزاروں شہریوں کی زندگی کو اذیت بنا دیا ہے، جہاں طلبہ، مریض، تاجر اور عام مسافر سب سے زیادہ متاثر ہو رہے ہیں۔ کئی ماہ سے مینگورہ سے سیدو شریف جانے والی مرکزی سڑکیں، اور کبل، مٹہ، خوازہ خیلہ اور بریکوٹ سے مینگورہ آنے والے راستے صبح سے شام تک جام رہتے ہیں، جس سے عوام میں شدید پریشانی اور بے چینی پائی جاتی ہے۔ اسکول جانے والے طلبہ سب سے زیادہ متاثر ہیں۔ والدین کا کہنا ہے کہ بچوں کو صبح اسکول پہنچانا اور دوپہر کو واپس لانا دونوں ہی مشکل ہو چکے ہیں۔ نویں جماعت کے طالب علم حمزہ نے بتایا کہ وہ اکثر پہلا پیریڈ مس کر دیتا ہے کیونکہ ٹریفک چلتی ہی نہیں۔ اس کی کلاس فیلو عائشہ نے کہا کہ وہ گھر واپس پہنچنے کے لیے ایک گھنٹہ تک سڑک پر پھنسے رہتے ہیں۔ دونوں طلبہ کا کہنا تھا کہ یہ صورتحال ان کی پڑھائی اور روزمرہ معمولات کو بری طرح متاثر کر رہی ہے۔ سیدو شریف کے بڑے اسپتالوں کا رخ کرنے والے مریضوں اور تیمارداروں کو بھی شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ خوازہ خیلہ سے علاج کیلئے آنے والے محمد رفیق نے بتایا کہ وہ گرین چوک پر 45 منٹ تک پھنسے رہے۔ کئی لوگوں نے شکایت کی کہ ایمبولینسیں بھی راستہ نہ ملنے پر بری طرح پھنس جاتی ہیں۔ شانگلہ سے آنے والی شازیہ نے کہا کہ جب مریض کی حالت تشویشناک ہو تو ہر منٹ اہم ہوتا ہے، مگر یہاں لوگ بے بسی سے کھڑے رہتے ہیں۔ ”سیدو شریف کی ضلعی عدالتوں میں پیشیوں کیلئے آنے والے وکلا اور سائلین بھی شدید متاثر ہیں۔ ایڈووکیٹ ضیاء الدین نے بتایا کہ ٹریفک جام کی وجہ سے وہ عدالت کی سماعت میں تاخیر سے پہنچے۔ ٹرانسپورٹرز اور تاجروں نے بھی ایندھن کے ضیاع، تاخیر سے سامان کی ترسیل اور کاروباری امور میں رکاوٹ پر تشویش ظاہر کی ہے۔ ڈرائیوروں کا کہنا ہے کہ ناقص انتظامات کے باعث گھنٹوں سڑکوں پر وقت ضائع ہوتا ہے۔ بڑھتی ہوئی عوامی شکایات کے بعد ضلعی انتظامیہ نے صورتحال بہتر بنانے کیلئے اقدامات شروع کر دیے ہیں۔ اسسٹنٹ کمشنر ہیڈکوارٹر ارحم مختار کی زیر صدارت ڈپٹی کمشنر آفس میں اہم اجلاس ہوا، جس میں ٹریفک پولیس، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن، ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی اور تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کے افسران نے تفصیلی جائزہ لیا۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ تجاوزات ٹریفک جام کی سب سے بڑی وجہ بن چکی ہیں۔ فٹ پاتھ قبضے میں ہیں، دکانداروں نے سڑکوں پر سامان پھیلا رکھا ہے، ریڑھیاں اور ٹھیلے والی گاڑیاں راستہ بند کرتی ہیں، غیر قانونی پارکنگ اور بغیر رجسٹریشن رکشوں کی بھرمار نے صورتحال مزید بگاڑ دی ہے۔ انتظامیہ نے اس بات پر اتفاق کیا کہ ٹریفک کے بہاؤ کو بحال کرنے کیلئے فوری، مربوط اور جامع آپریشن ناگزیر ہے۔

لوکل کونسل ایسوسی ایشن خیبر پختونخواہ کا 5 جنوری کو احتجاج کا اعلان

پشاور: لوکل کونسل ایسوسی ایشن (ایل سی اے) نے ترقیاتی فنڈز کی عدم فراہمی اور مقامی حکومتوں کے اختیارات محدود کیے جانے کے خلاف 5 جنوری کو خیبر پختونخوا اسمبلی کی عمارت کے باہر پُرامن احتجاج کرنے کا اعلان کیا ہے۔ یہ فیصلہ پشاور میں ایل سی اے کے صدر حمایت اللہ مریار کی صدارت میں منعقدہ اجلاس میں کیا گیا، جس کی تفصیلات ایک جاری بیان میں بتائی گئیں۔ اجلاس میں پشتخارہ تحصیل چیئرمین ہارون صفت، ایل سی اے کے کوآرڈینیٹر انتظار خلیل، چیئرمین تیمور کمال سمیت متعدد مقامی حکومتوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اجلاس کے شرکاء نے صوبائی حکومت پر مقامی حکومتوں کے لیے مسائل پیدا کرنے کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ بہترین طرزِ حکمرانی صرف نچلی سطح پر مقامی حکومتوں کے ذریعے ہی ممکن ہے، تاہم خیبر پختونخوا میں مقامی حکومتوں کے نظام کو مفلوج کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ تین برسوں کے دوران مقامی حکومتوں کے نمائندوں نے متعدد بار پُرامن احتجاج کیے، مگر ہر بار صوبائی حکومت نے آنسو گیس کی شیلنگ اور لاٹھی چارج کا سہارا لیا، جس کے نتیجے میں کئی نمائندے گرفتار بھی ہوئے۔ شرکاء کا کہنا تھا کہ صوبائی حکومت کے ساتھ متعدد بار مذاکرات کیے گئے، بالخصوص سابق وزرائے اعلیٰ محمود خان اور علی امین گنڈاپور سے ملاقاتوں میں مطالبات تسلیم کرنے کی یقین دہانیاں کرائی گئیں، مگر صوبائی حکومت نے آج تک اپنے وعدے پورے نہیں کیے۔

بلوچستان

کوئٹہ میں بلدیاتی انتخابات ملتوی کرنے کے خلاف احتجاجی ریلی

کوئٹہ: جماعتِ اسلامی نے کوئٹہ میں بلدیاتی انتخابات کے التوا کے خلاف کوئٹہ پریس کلب کے باہر احتجاجی ریلی نکالی۔ ریلی کی قیادت جماعتِ اسلامی کوئٹہ کے ضلعی امیر عبدالنعیم رند نے کی۔ احتجاج میں شریک افراد نے حکومت اور الیکشن کمیشن کے خلاف نعرے درج پلے کارڈز اور بینرز اٹھا رکھے تھے اور بلدیاتی انتخابات ملتوی کرنے کے فیصلے کے خلاف نعرے بازی کی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے عبدالنعیم رند نے کہا کہ بلدیاتی انتخابات کا التوا عوام کے جمہوری حقوق سلب کرنے کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ پولنگ سے محض دو دن قبل انتخابات ملتوی کرنا، جبکہ تیاریوں پر اربوں روپے خرچ ہو چکے ہوں، جمہوریت کا مذاق اڑانے کے برابر ہے۔ جماعتِ اسلامی کے رہنما نے واضح کیا کہ بلدیاتی انتخابات کے متبادل کے طور پر کوئی بھی نظام قبول نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ کوئٹہ کے لاکھوں شہریوں کے حقوق کا مذاق نہ اڑایا جائے، فوری طور پر نئی انتخابی تاریخ کا اعلان کیا جائے اور امیدواروں کی جانب سے اٹھائے گئے انتخابی اخراجات کی واپسی کو یقینی بنایا جائے۔ ریلی کے دوران میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے، جماعتِ اسلامی کے صوبائی نائب امیر اور سیاسی کمیٹی کے سربراہ زاہد اختر بلوچ نے انتخابات کے التوا کو عوام د اقدام قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ انتخابی شیڈول کے اجرا اور پولنگ اسٹاف کی تربیت مکمل ہونے کے بعد بعض سیاسی جماعتوں اور رہنماؤں نے اپنی یقینی شکست کے خوف سے عدالت سے رجوع کر کے انتخابات ملتوی کرائے۔ انہوں نے کہا کہ کوئٹہ ایک بدقسمت شہر ہے جہاں طویل عرصے سے بلدیاتی انتخابات مسلسل تاخیر کا شکار رہے ہیں۔ 28 دسمبر کو متوقع انتخابات کے اعلان کے بعد عوام میں امید پیدا ہوئی تھی اور جماعتِ اسلامی نے عوام کے اصرار پر مخلص اور عوام دوست امیدواروں کو ٹکٹ جاری کیے اور بھرپور انتخابی مہم چلائی، جسے عوام کی زبردست حمایت حاصل رہی۔ زاہد اختر بلوچ کا کہنا تھا کہ جماعتِ اسلامی اقتدار میں آئے یا نہ آئے، وہ عوامی مسائل کے حل کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔ احتجاج سے خطاب کرتے ہوئے بلدیاتی امیدوار عبدالمنان ہاشمی، ارشد یوسفزئی، عبدالرزاق بگٹی، میر نوید بلوچ، جاوید احمد خان اور مولانا عبدالحمید منصوری نے کہا کہ جماعتِ اسلامی ایک حقیقی جمہوری اور عوام دوست جماعت ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر جماعتِ اسلامی کوئٹہ میں بلدیاتی انتخابات میں کامیاب ہوئی تو شہر کے مسائل حل کیے جائیں گے، تاہم اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی میں دانستہ رکاوٹیں کھڑی کی جا رہی ہیں۔

بلوچستان کلائمیٹ کیمپ 2025 لاہور میں منعقد

نوجوانوں اور ماہرین نے صوبے کے موسمیاتی بحران اور سماجی چیلنجز پر مکالمہ کیا

لاہور: بلوچستان کلائمیٹ کیمپ 2025 میں طلبہ، نوجوان رہنماؤں، ماحولیاتی کارکنوں، محققین اور کمیونٹی آرگنائزرز نے شرکت کی، جہاں بلوچستان کے موسمیاتی بحران، سماجی و صنفی مسائل اور صوبوں کے درمیان پائے جانے والے رابطوں کے خلا پر تفصیلی گفتگو کی گئی۔ دو روزہ کیمپ کا انعقاد ضمیک بلوچستان، علم دان اور کتاب گھر لاہور نے مشترکہ طور پر کیا، جس میں نوجوان قیادت، ماحولیاتی انصاف، ثقافتی غلط فہمیوں، صوبائی نمائندگی اور اجتماعی اقدام پر بامعنی سیشنز شامل تھے۔ شرکا نے ڈائیلاگ سرکلز، تخلیقی مشقوں اور گروپ مباحثوں میں حصہ لیا تاکہ مختلف کمیونٹیز کے درمیان سمجھ بوجھ اور تعاون کو فروغ دیا جا سکے۔ جاری بیان کے مطابق اس سال کیمپ کو بلوچستان کے بجائے لاہور میں منعقد کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اگرچہ بلوچستان پاکستان میں شدید ترین موسمیاتی اثرات سے دوچار ہے، لیکن اس کی آواز بڑے شہروں تک کم پہنچتی ہے۔ لاہور میں کیمپ کے انعقاد کا مقصد بلوچستان کی کمیونٹیز کے تجربات اور مسائل کو قومی فورمز، نوجوانوں کے نیٹ ورکس، تعلیمی حلقوں اور پالیسی ساز اداروں تک پہنچانا تھا۔ کیمپ کی قیادت ضمیک بلوچستان کی بانی اور گوادر سے تعلق رکھنے والی نوجوان ماحولیاتی کارکن نفیسہ بلوچ نے کی، جنہوں نے گزشتہ برس بلوچستان میں پہلا کلائمیٹ کیمپ منعقد کیا تھا اور اس بار بھی گوادر سے لاہور آکر اسی جذبے سے دوسرا کیمپ منظم کیا۔ شرکا کے مطابق یہ کیمپ اتحاد، باہمی فہم اور ماحولیاتی انصاف کے لیے اجتماعی جدوجہد کی جانب ایک اہم قدم ثابت ہوا۔

سلطنتِ عُمان میں مقامی حکومتوں کا نظام

مرکزیت سے شراکتی مقامی حکمرانی تک کا سفر

ڈاکٹر بلال ظفر

سلطنتِ عُمان مشرقِ وسطیٰ کا ایک اہم ملک ہے جو جزیرہ نما عرب کے جنوب مشرقی حصے میں واقع ہے۔ اس کا دارالحکومت مسقط ہے، جو اپنے تاریخی قلعوں، ساحلی خوبصورتی اور قدیم و جدید ورثے کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔عُمان اپنی پرامن خارجہ پالیسی، مستحکم معاشرتی نظام اور روایتی مہمان نوازی کے باعث خطے میں منفرد مقام رکھتا ہے۔ملک کی معیشت کا بڑا انحصار تیل وگیس پر ہے،تاہم حکومت سیاحت، بندرگاہی تجارت، ماہی گیری اور معدنیات کے شعبوں کو بھی تیزی سے ترقی دے رہی ہے۔عُمان کے اہم شہروں میں صلالہ،صحار،نزوی،اور صور شامل ہیں، جو اپنی قدیم روایات،قدرتی مناظر، پہاڑوں، ریگستانی وادیوں اور ساحلی علاقوں کے باعث سیاحوں کی توجہ کا مرکز رہتے ہیں۔عمان گزشتہ چند برسوں سے حکمرانی کے اُس نئے تصور کی جانب بڑھ رہا ہے جہاں فیصلے دارالحکومت کے بند کمروں کے بجائے شہریوں کی دہلیز پر کیے جاتے ہیں۔اگرچہ عُمان کا روایتی مقامی حکومت نظام ایک مضبوط مرکزی ڈھانچے کے تحت چلتا آیا ہے،لیکن اب ملک بتدریج مرکزیت سے نکل کر اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی یعنی ڈی سینٹرلائزیشن کی جانب بڑھ رہا ہے۔اس سفر کا مقصد نہ صرف مقامی ترقی کو تیز کرنا ہے بلکہ شہریوں کی فیصلہ سازی میں براہِ راست شمولیت کو یقینی بنانا بھی ہے۔

عمان کی مقامی حکومتوں کا ڈھانچہ: ایک مضبوط مرکز کے ساتھ مقامی انتظامات

عمان کو انتظامی طور پر 11 گورنریٹس میں تقسیم کیا گیا ہے، جن کے سربراہ گورنر ہوتے ہیں۔ گورنر براہِ راست سلطان کی جانب سے تعینات کیے جاتے ہیں اور اپنے علاقے کی ترقیاتی اور انتظامی حکمت عملی کی نگرانی کرتے ہیں۔ ہر گورنریٹ کو مزید ولایات یا اضلاع میں تقسیم کیا گیا ہے، جن کے انتظامی امور کی نگرانی وزارتِ داخلہ کرتی ہے۔ یہ وزارت قبائلی معاملات، ضابطوں اور مقامی حکومت کے طریقہ کار کی براہِ راست نگران ہے۔اس کے ساتھ ساتھ عمان کی شوریٰ کونسل، جو ایک مشاورتی و قانون ساز ادارہ ہے، کے انتخابات بھی وزارتِ داخلہ کی نگرانی میں ہوتے ہیں۔

اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی کی ضرورت؟

عمان میں طویل عرصے تک اختیارات کی مرکزیت نے سیاسی استحکام فراہم کیا، تاہم مقامی ضرورتوں کو نظرانداز کیا جاتا رہا۔ نئے اصلاحاتی عمل کا مقصد شہری شمولیت، متوازن علاقائی ترقی، مقامی سطح پر شفافیت اور عمان وژن 2040 کے اہداف کا حصول ہے۔ یہ اقدام سیاسی نظام کی جدیدیت کے ساتھ روایتی اجتماعی اقدار کو بھی برقرار رکھتا ہے۔

مقامی حکومتوں کا نیا ڈھانچہ: میونسپل کونسلیں اور بااختیار گورنریٹس

میونسپل کونسلیں۔عوامی آواز کا حقیقی پلیٹ فارم

عمان کی نئی اصلاحات میں میونسپل کونسلیں عوامی آواز کے حقیقی پلیٹ فارم کے طور پر ابھر کر سامنے آئی ہیں۔ یہ منتخب ادارے ہیں جہاں شہری ووٹ کے ذریعے اپنے نمائندوں کا انتخاب کرتے ہیں، جو مقامی سطح پر ان کے مسائل اور ترجیحات کی نمائندگی کرتے ہیں۔میونسپل کونسلیں شہری خدمات کی نگرانی،شہری انفرااسٹرکچر اور منصوبہ بندی، ماحول، ثقافت اور سیاحت کے فروغ جیسے اہم امور پر کام کرتی ہیں، جبکہ مقامی مسائل اور ضروریات کو متعلقہ گورنریٹس تک مؤثر انداز میں پہنچاتی ہیں۔ اس طرح یہ ادارے عوام اور حکومت کے درمیان ایک مضبوط اور فعال رابطے کا کردار ادا کرتے ہیں۔

گورنریٹس۔مقامی ترقی کے مراکز

عمان میں گورنریٹس اب مقامی ترقی کے فعال مراکز کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں اور پہلے کے مقابلے میں کہیں زیادہ خودمختار ہیں۔ ہر گورنریٹ میں گورنر علاقائی ترقیاتی منصوبوں کی نگرانی، بجٹ کے اجرا، عوامی خدمات کی فراہمی اور مقامی اداروں کے ساتھ مؤثر ہم آہنگی کی براہِ راست ذمہ داری ادا کرتے ہیں۔ اس تبدیلی کے نتیجے میں عمان کا حکمرانی کا ڈھانچہ اب محض اوپر سے نیچے احکامات پر مبنی نہیں رہا بلکہ مقامی سطح سے ابھرنے والی ترجیحات کے مطابق نیچے سے اوپر کی سمت آگے بڑھ رہا ہے۔

عوام کو حاصل ہونے والے فوائد

عمان میں ڈی سینٹرلائزیشن کے نتیجے میں اس کے فوائد براہِ راست عام شہری تک پہنچ رہے ہیں۔ مقامی سطح پر فیصلے ہونے سے سڑکوں، پانی، صفائی اور دیگر سہولیات کے معاملات تیزی سے حل ہو رہے ہیں، جبکہ میونسپل کونسلوں کی مؤثر نگرانی نے عوامی خدمات کے معیار کو بہتر بنایا ہے۔ ہر گورنریٹ کو اپنی معاشی ترجیحات طے کرنے کا اختیار ملنے سے مقامی معیشت کو فروغ ملا ہے اور شہری ووٹنگ کے ساتھ ساتھ کمیونٹی منصوبوں اور مشاورت میں بھی فعال کردار ادا کر رہے ہیں۔ یوں، مقامی ضرورتوں کے مطابق اقدامات نے قومی سطح پر ہم آہنگی اور وحدت کو مزید مضبوط کیا ہے۔

Oman Vision 2040 اور مقامی حکومتوں کے نظام میں اصلاحات

Oman Vision 2040 کے تحت سلطنتِ عمان کی قیادت اس حقیقت کو تسلیم کر چکی ہے کہ پائیدار اور متوازن ترقی کے لیے مقامی حکومتوں کو بااختیار بنانا ناگزیر ہے۔ اسی سوچ کے تحت مقامی حکومتوں کے نظام میں اصلاحات کو ویژن 2040 کا ایک مرکزی ستون قرار دیا گیا ہے، جو پائیدار ترقی، معاشی تنوع، علاقائی توازن اور شفاف و شراکتی حکمرانی کے اہداف کا عملی اظہار ہیں۔اگرچہ اس سفر میں نمائندوں کی تربیت، بجٹ کی منصفانہ تقسیم اور عوامی آگاہی جیسے چیلنجز موجود ہیں، مگر مؤثر حکمتِ عملی کے ساتھ یہی چیلنجز اصلاحاتی عمل کو مزید مضبوط بنانے کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔

گورنریٹس میں تبدیلی کی عملی مثالیں

گورنریٹس میں تبدیلی کی عملی مثالیں مختلف علاقوں میں واضح طور پر دیکھی جا سکتی ہیں۔ظفار میں خریف کے سیاحتی سیزن کے دوران ماحول دوست سیاحت کو فروغ دیا گیا اور انفرااسٹرکچر میں بہتری لائی گئی، جس سے نہ صرف سیاحوں کی تعداد میں اضافہ ہوا بلکہ قدرتی ماحول کے تحفظ کو بھی یقینی بنایا گیا۔ مسندم میں مقامی سطح پر بندرگاہی سرگرمیوں کو وسعت دے کر بحری تجارت کو فروغ دیا گیا، جس کے نتیجے میں روزگار کے مواقع بڑھے اور علاقائی معیشت کو تقویت ملی۔ اسی طرح الداخلیہ میں قلعوں اور تاریخی مقامات کی بحالی کے ذریعے سیاحت کو فروغ دیا گیا، جس سے مقامی کاروبار اور معیشت کو فائدہ پہنچا۔ یہ تمام مثالیں اس امر کی عکاسی کرتی ہیں کہ مؤثر مقامی حکمرانی کس طرح علاقائی ترقی کے عمل کو تیز کر رہی ہے۔

عمان کا مستقبل۔شراکتی اور جدید مقامی حکومت

آنے والے برسوں میں عمان ایک ایسے شراکتی اور جدید مقامی حکمرانی کے نظام کی جانب بڑھتا دکھائی دے گا جہاں مقامی حکومتیں ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے ذریعے خدمات کو زیادہ مؤثر بنائیں گی۔نوجوان میونسپل کونسلوں میں سرگرم کردار ادا کرتے ہوئے فیصلہ سازی کا حصہ ہوں گے، جبکہ نجی شعبہ مقامی ترقیاتی منصوبوں میں شراکت کے ذریعے معیشت کو تقویت دے گا۔اس کے ساتھ ساتھ کمیونٹی سطح پر ماحولیاتی تحفظ اور سماجی بہبود کے اقدامات میں بھی نمایاں اضافہ ہوگا، جو عمان کے مستقبل کو مزید پائیدار اور جامع بنائے گا۔سلطنت عُمان جیسے ملک نے، جہاں ایک روایتی بادشاہت موجود ہے،اپنے نظام حکومت میں اصلاحات کر کے اپنے شہریوں کو حکومتی معاملات میں شریک بنا کر گڈ گورننس کی ایک قابل تقلید مثال قائم کی ہے کہ کس طرح ایک روایتی مرکزی ڈھانچے کے ساتھ ساتھ عدم مرکزیت کو فروغ دے کر اپنے شہریوں کو بنیادی سہولتوں کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔ان اصلاحات کے نتیجے میں عُمان خطے میں متوازن، شفاف اور اپنے شہریوں پہ مرکوز مقامی حکمرانی کی ایک نئی مثال بن کر ابھر رہا ہے۔عُمان کا ڈی سینٹرلائزیشن ماڈل محض ایک ادارہ جاتی اصلاح نہیں بلکہ قومی تبدیلی ہے۔اختیارات کو مقامی سطح تک پہنچا کر،شہریوں کو فیصلہ سازی میں شریک بنا کر،اور گورنریٹس کو فعال کر کے، عمان اپنے مستقبل کو زیادہ مضبوط، زیادہ منصفانہ اور زیادہ شراکتی بنا رہا ہے۔ یہ سفر سلطنتِ عُمان کے ویژن 2040 کے ساتھ ہم آہنگ بھی ہے اور عُمان کی روایتی سماجی ساخت کا احترام بھی کرتا ہے۔ اگر اس سمت میں پیش رفت اسی جذبے کے ساتھ جاری رہی تو عُمان کا مقامی حکومت نظام خطے میں ایک روشن مثال بن جائے گا۔ عمان گزشتہ چند برسوں سے حکمرانی کے اس نئے تصور کی جانب بڑھ رہا ہے جہاں فیصلے دارالحکومت کے بند کمروں کے بجائے شہریوں کی دہلیز پر کیے جاتے ہیں۔سلطنت عُمان جیسے ملک نے، جہاں ایک روایتی بادشاہت موجود ہے،اپنے نظام حکومت میں اصلاحات کر کے اپنے شہریوں کو حکومتی معاملات میں شریک بنا کر گڈ گورننس کی ایک قابل تقلید مثال قائم کی ہے۔عُمان کا ڈی سینٹرلائزیشن ماڈل محض ایک ادارہ جاتی اصلاح نہیں بلکہ قومی تبدیلی ہے۔

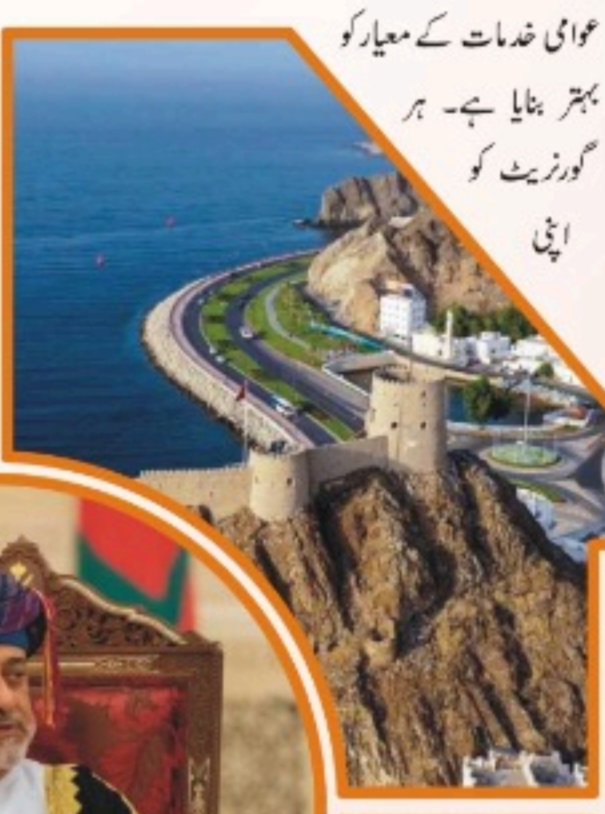

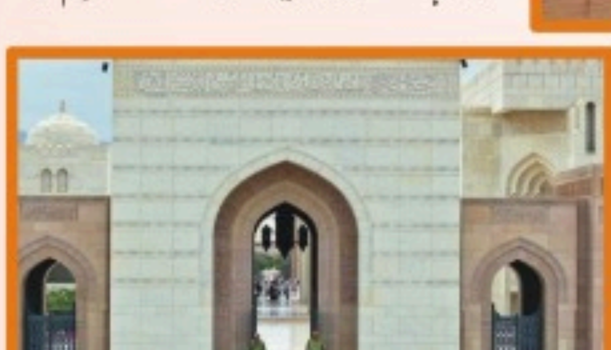

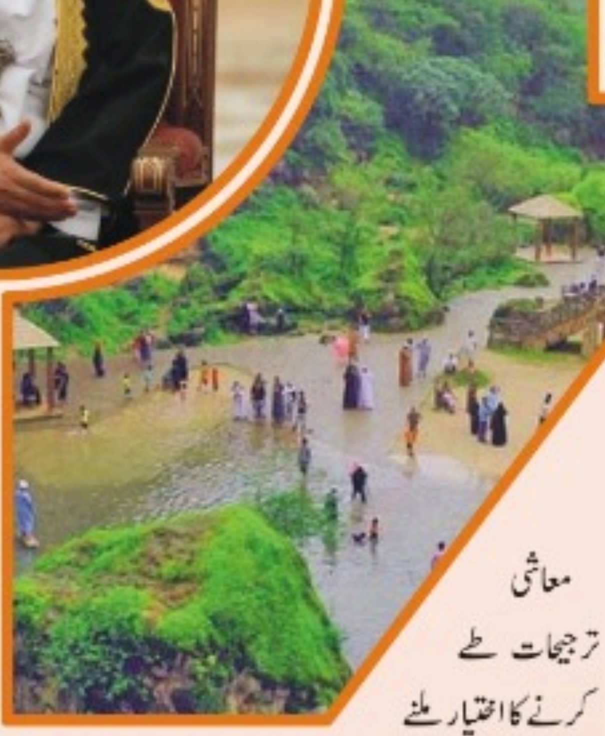

پنجاب میں حکومتی محکموں کی نگرانی کے لیے پرفارمنس مینجمنٹ یونٹ کی منظوری

لاہور: وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز نے جمعہ کے روز صوبے بھر میں سرکاری محکموں اور فیلڈ انتظامیہ کی منظم اور حقیقی وقت میں کارکردگی جانچنے کے لیے پنجاب پرفارمنس مینجمنٹ یونٹ (پی ایم یو) کے قیام کی منظوری دے دی۔ وزیر اعلیٰ کی زیر صدارت ہونے والے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ وہ خود پی ایم یو کے مرکزی ڈیش بورڈ کے ذریعے صوبہ بھر کی لائیو مانیٹرنگ کریں گی۔ اجلاس کو چیئرمین سی ایم کمپلینٹ سیل شعیب مرزا نے بریفنگ دی، جس میں عوامی مسائل کا جائزہ لیا گیا۔ ان مسائل میں کھلے مین ہولز، مہنگائی، آوارہ کتوں کا مسئلہ، وال چاکنگ، ابلتے نالے، قبرستانوں کی صورتحال، ریڑھی بازار اور سرکاری اداروں کی مجموعی کارکردگی شامل تھی۔ اجلاس میں پنجاب میں اپنی نوعیت کے پہلے "ورچوئل ٹوروال" کے قیام کی بھی منظوری دی گئی۔

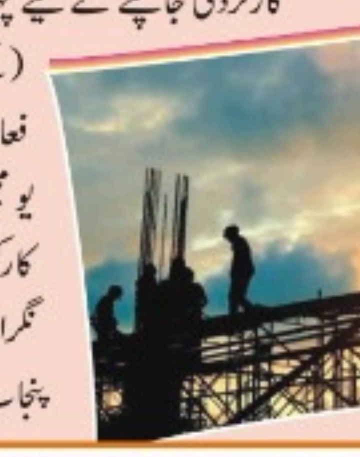

اس نظام کے ذریعے وزیر اعلیٰ صوبے بھر میں افسران اور اہلکاروں کی حاضری اور زمینی سطح پر کارکردگی کی نگرانی کر سکیں گی۔ بتایا گیا کہ نئے مانیٹرنگ فریم ورک کے تحت شہری خطرات، تجاوزات اور شہری تحفظ سے متعلق مسائل کو نظرانداز نہیں ہونے دیا جائے گا۔ بریفنگ میں بتایا گیا کہ کمشنرز، ڈپٹی کمشنرز اور اسسٹنٹ کمشنرز کی کارکردگی جانچنے کے لیے پہلا کلیدی کارکردگی اشاریہ (کے پی آئی) ڈیش بورڈ فعال کیا جائے گا، جبکہ پی ایم یو مجموعی طور پر 22 اہم کارکردگی اشاریوں کی مسلسل نگرانی کرے گا۔ پی ایم یو ستھرا پنجاب پروگرام کی نگرانی بھی کرے گا، جس میں صفائی، ٹھوس کچرے کی تلفی، نکاسی آب اور سیوریج نظام شامل ہے۔ اس کے علاوہ آٹے، روٹی اور دیگر ضروری اشیائے خورونوش کی دستیابی اور قیمتوں پر نظر رکھی جائے گی، وال چاکنگ پر پابندی کے نفاذ کو یقینی بنایا جائے گا اور آوارہ کتوں سے بچوں کے تحفظ سے متعلق مہمات کی نگرانی بھی کی جائے گی۔ کارکردگی کے اشاریوں میں پارکس اور قبرستانوں کی حالت، ریڑھی بازاروں کا نظم و ضبط، اشیائے خورونوش کی فراہمی اور پرائس کنٹرول بھی شامل ہوگا۔ وزیر اعلیٰ کی ہدایات پر عملدرآمد اور نگرانی کو مزید مؤثر بنانے کے لیے ڈویژنل اور ضلعی سطح پر سی ایم آئی ٹی یونٹس بھی قائم کیے جائیں گے۔ یہ اقدام صوبے کی تاریخ میں پہلی بار ایک مرکزی، ٹیکنالوجی پر مبنی نظام کے طور پر متعارف کرایا جا رہا ہے، جس کے تحت سرکاری محکموں کی کارکردگی کی براہِ راست نگرانی وزیر اعلیٰ خود کریں گی۔

کراچی کے انفراسٹرکچر پر 30 ارب روپے خرچ کیے جائیں گے، میئر مرتضیٰ وہاب

کراچی: میئر کراچی بیرسٹر مرتضیٰ وہاب نے اتوار کے روز کہا ہے کہ مخالفین "نفرت اور تقسیم کی سیاست" کو فروغ دے رہے ہیں، جبکہ وہ عملی کام کے ذریعے جواب دینے پر یقین رکھتے ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ کراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن (KMC) اس سال شہر کے انفراسٹرکچر کی بہتری اور ترقی پر 30 ارب روپے خرچ کرے گی۔ میئر وہاب نے کہا کہ وہ "تعصب پر مبنی روزانہ کی پریس کانفرنسوں" پر یقین نہیں رکھتے، بلکہ کارکردگی اور عملی کام کے ذریعے عوام کے مسائل حل کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اب تک 14 ارب روپے ٹاؤنز کو فراہم کیے جا چکے ہیں، جبکہ او زی ٹی (آکٹرائی اینڈ ضلع ٹیکس) کے تحت 27 ارب روپے موصول ہوئے ہیں، اور کلک (Ciick) منصوبے کے ذریعے مزید 6 ارب روپے حاصل کیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یونین کمیٹی کے لیے گرانٹ پہلے 5 لاکھ روپے تھی، جسے بڑھا کر 12 لاکھ روپے کر دیا گیا ہے، جبکہ ٹاؤنز کے پاس سڑکوں کی مرمت کے لیے 70 کروڑ روپے موجود ہیں، جنہیں عوامی فائدے کے کاموں میں استعمال کیا جانا چاہیے۔ میئر مرتضیٰ وہاب پرانے شہر کے علاقے میں محمد شاہ اسٹریٹ سمیت مختلف ترقیاتی کاموں کے افتتاح اور معائنہ کے دوران گفتگو کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ علاقے کے بنیادی مسائل حل کرنے کے لیے 10 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ "تنگ گلیوں میں خالص کنکریٹ بلاکس نصب کیے گئے، سیوریج نظام کو جدید بنایا گیا اور عملہ ترقیاتی کاموں کے دوران تاجروں کے ساتھ مسلسل رابطے میں رہا۔" میئر نے کہا کہ وفاقی حکومت یہ کبھی نہیں چاہے گی کہ اس کے زیرِ انتظام علاقے میئر کے اختیار میں آئیں، لیکن اس کے باوجود ان کی انتظامیہ ادارہ جاتی تعاون کے ذریعے مسائل حل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

پنجاب میں ڈیجیٹل میونسپل بلنگ سسٹم کا آغاز

شہری اب موبائل بینکنگ اور ڈیجیٹل والٹس کے ذریعے بل ادا کرسکیں گے

لاہور: پنجاب حکومت نے منگل کے روز ڈیجیٹل میونسپل بلنگ سسٹم کا باضابطہ آغاز کر دیا، جس کے تحت صوبے بھر کے شہری اب اپنے بلز اور میونسپل ٹیکس موبائل بینکنگ اور ڈیجیٹل والٹس کے ذریعے بآسانی ادا کرسکیں گے۔ یہ نیا سسٹم وزیر اعلیٰ پنجاب کے ڈیجیٹل گورننس وژن کا حصہ ہے، جس کے تحت صوبے کی تمام 229 مقامی حکومتوں کو ایک مرکزی ڈیجیٹل پلیٹ فارم سے منسلک کر دیا گیا ہے۔ افتتاحی تقریب میں صوبائی وزیر برائے مقامی حکومت ذیشان رفیق اور چیف سیکریٹری زاہد اختر زمان نے سسٹم کا باضابطہ افتتاح کیا۔ اس موقع پر سیکریٹری لوکل گورنمنٹ شکیل احمد میاں، ستھرا پنجاب اتھارٹی کے ڈی جی بابر صاحب دین اور بینک آف پنجاب کے اعلیٰ حکام بھی موجود تھے۔ ڈیجیٹل بلنگ سسٹم بینک آف پنجاب اور پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ (PITB) کے باہمی اشتراک سے تیار کیا گیا ہے۔ اس کے تحت بینک آف پنجاب کو مقامی حکومتوں کی جانب سے مختلف واجبات، جیسے بلڈنگ پلان فیس، دکانوں کے کرایے اور پانی کے چارجز کی وصولی کا اختیار دے دیا گیا ہے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے صوبائی وزیر ذیشان رفیق نے کہا کہ ڈیجیٹل بلنگ سسٹم سے ادائیگیوں کا عمل زیادہ شفاف، تیز اور آسان ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ "ای گورننس کے متعدد منصوبے صوبے بھر میں تیزی سے جاری ہیں، جن کا مقصد شہریوں کو دفتر جانے اور قطاروں میں لگنے کی پریشانی سے نجات دلانا ہے۔" چیف سیکریٹری نے اپنے خطاب میں کہا کہ صوبائی محکموں میں ٹیکنالوجی کے استعمال سے گورننس اور سروس ڈیلیوری میں بہتری آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ کامیابیوں کے پیچھے محکموں کے باہمی تعاون اور ٹیم ورک کا اہم کردار ہے۔